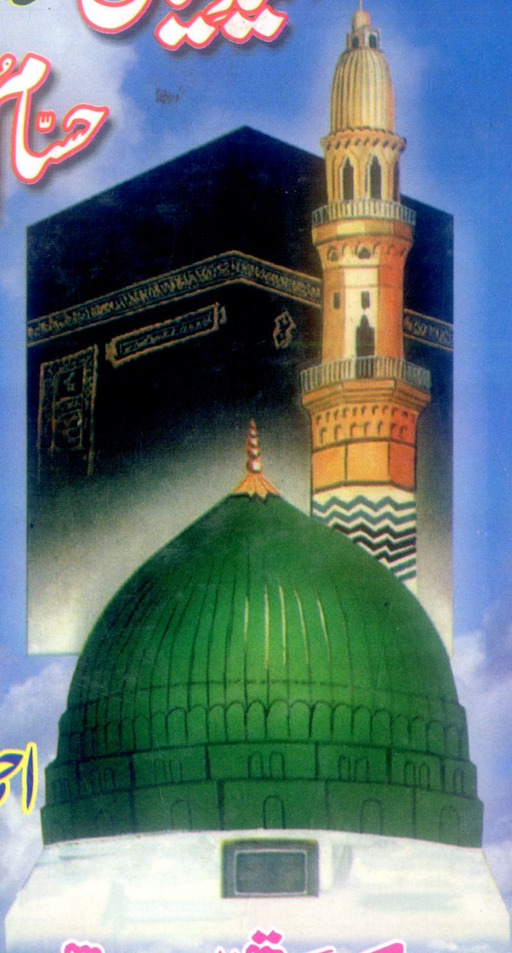
تمہید ایمان

مع

حسام الحرمین



تصانیف از

اعلیٰحضرت
امام اہلسنّت
مجدّدِ دین و ملّت
مولانا الشاہ امام

احمد رضا خان

فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی فون 2314045-203311

مدنی التجاء

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ عزوجل کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں مسلمان کیا اور دامنِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاتھوں میں دیا۔ سلطانِ مدینۂ منورہ اور سردارِ مکۂ مکرمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں جہاں ہم بے شمار اولیائے کرام کے فیضان سے مالا مال ہیں وہاں اللہ عزوجل کے ولی، عاشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نائبِ غوثِ جلی رضی اللہ عنہ مجددِ دینِ مصطفوی سیدی ومرشدی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا فیضان بھی رہے گا ان شاء اللہ عزوجل باعثِ فلاحِ دارین ہے۔ آپ ایک ایسے متبحر عالم تھے کہ جس عنوان پر قلم اٹھایا علم کے دریا بہا دیئے۔ آپ کی کتبِ مبارکہ سے آج بھی ایک دنیا فیضیاب ہو رہی ہے۔ زیرِ نظر کتاب **تمہیدُ الایمان** مع **حُسامُ الحرمین** کے تو کیا کہنے! واللہِ العظیم جَلَّ جَلالُہٗ میرے آقا احمد رضا نے یہ کتابیں لکھ کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا!

ع

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا

کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا رضی اللہ عنہ

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے میری مدنی التجاء ہے کہ پہلی فرصت میں اس کتاب کا مطالعہ فرمالیں۔ اور اس میں دی ہوئی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی جملہ تحریریں عین قرآن وسنت کے مطابق ہیں۔ اگر شیطٰن کے وسوسوں میں پھنس کر میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی کسی بھی تحریر پر تنقید کی یا تنقید کرنے والے کی صحبت اختیار کی بلکہ اُس سے محبت بھی کی تو خبردار! کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں

بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

19 ذوالقعدۃ 1419ھ

1

الصلوة والسلام علیك یارسول اللّٰه

نام کتاب ——— تمہید ایمان معہ حسامُ الحرمین
مؤلف ——— اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت الشاہ احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
صفحات ———
تاریخ اشاعت ———
ہدیہ ———
ناشر ——— مکتبۃُ المدینہ ——— کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبۃُ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی
داتادربار مارکیٹ لاہور
203311
2314045
7115178

حُضُور سیدِ عالم مَحَبوبِ ربِ العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

قُرآن وحدیث کی روشنی میں،

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی

قدس سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلِمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سیّد الۡمرسَلِیۡنَ خَاتم النّبیِیۡنَ محّمد و اٰلہٖ واصحَبِہٖ اجمَعینَ الیٰ یَوۡمِ الدِّیۡن بالتبجیل وَ حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الوکِیۡل

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السَّلَامُ عَلَیۡکُم وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلّ) آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیآت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت عظمت دے اور اِسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے (اٰمین یا ارحم الراحمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے :

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو ۔ (الفتح ۸ تا ۹)

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے ، قرآنِ مجید اُتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے :

اول یہ کہ لوگ اللہ اور رسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں۔

دوئم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوئم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مُسلمانو! اِن تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حُضُور پر سے دفع اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے چکے مگر جب کہ ایمان نہ لائے کچھ مُفید نہیں کہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گُزرے ، سب بے کار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دُنیا کر کے اپنے طور پر ذکر عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً

قابلِ قبول بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ انہوں کے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر اُنہیں باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دُھوپ میں نظر آتے ہیں" (الفرقان ۲۳)

ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ترجمۂ کنزالایمان :۔ کام کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں (الغاشیہ ۴+۳) والعیاذ باللہ تعالیٰ، مُسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان ومدارِ نجات ومدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں ؟... کہو ہوئی اور ضرور ہوئی !

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ تم فرماؤ اگر تُمہارے باپ اور تُمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تُمہارا کُنبہ اور تُمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (توبہ ۲۴)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال چیز اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ: "تم میں سے کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم"

یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان ومدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حُضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مُحبت ہے۔

بھائیو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا اِرشاد سُنو:

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان:۔ کیا لوگ اِس گھمنڈ میں ہیں کہ اِتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی (العنکبوت ۱ تا ۲)

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زَبانی ادعائے مُسلمانی پر تُمہارا چُھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سُنتے ہو! آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان

ٹھہروگے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کی حقیقی وواقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں ؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں (۱) محمد ﷺ کی تعظیم اور (۲) محمد رسول اللہ ﷺ کی محبّت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبّت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی محبّت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ

ہو جاؤ، اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن کی صُورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی اُلفت کا پاس کرو نہ اُس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جُبے نہیں پہنتے؟ کیا عمامے نہیں باندھتے؟ اُس کے نام و علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے عُلوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حُضور ﷺ سے گستاخی کی اور تم نے اُس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اُسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اِس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو لِلّٰہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان (قرآن و حدیث نے جس پر حصولِ ایمان کا مدار رکھا تھا) اِس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بد گو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہان سے زیادہ

پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اُسکا دوست یا بر ادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، اللہ اپنے حال پر رحم کرو اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، دیکھو:

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان:۔ تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے (المجادلۃ ۲۲)

اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گُستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے

دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہو گا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح اِرشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں مُعظّم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اِس سے مَحبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مُسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا اِتنا فرمانا ہی مُسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دِلاتا ہے کہ اگر اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) تُمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں اِن شآءَ اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) حُسنِ خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا لکھا نہیں مٹتا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) روحُ القُدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

۳۔ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

۴۔ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

۵۔ مُنہ مانگی مُرادیں پاؤ گے بلکہ اُمید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے افزوں۔

۶۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

۷۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کیلئے اِس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اِس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ اِن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مُسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب اِن عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید وعمرو سے علاقہ تعظیم ومَحبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) اِن بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اُس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قُرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس

کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے:

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ (التوبہ ۲۳)

اور فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اور فرماتا ہے:

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۭ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ڔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ڔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیامِ محبت کا بھیجتے ہو اور میں خُوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا۔ ہر گز کام نہ آئیں گے تمہیں تُمہارے رشتے اور نہ تُمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں اُن سے الگ کر دے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (الممتحنۃ ۱تا۳)

اور فرماتا ہے :

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (المآئدۃ ۵۱)

پہلی دو آیتوں میں توان سے دوستی کرنے والوں کو ظلم و گمراہی فرمایا تھا، اس آیت کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یادرکھیے کہ ان سے میل رکھتے ہو اور میں تُمہارے چھپے ظاہر سب کو خُوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گُستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے، والعیاذباللہ تعالیٰ۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (التوبۃ ۶۱)

اور فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کرر کھا ہے۔ (احزاب ۵۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ایذاء سے پاک ہے اُسے کون ایذاء دے سکتا ہے۔ مگر حبیب ﷺ کی شان میں گُستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔ اِن آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ ﷺ کے بد گویوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے۔

ا۔وہ ظالم ہے۔ ۲۔ گُمراہ ہے۔ ۳۔کافر ہے۔ ۴۔اس کے لئے دردناک عذاب ہے ۵۔وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہو گا۔ ۶۔اس نے اللہ واحد قہار کو ایذاء دی۔ ۷۔اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان ﷺ خُدارا ذرا اِنصاف کر،وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ (۱) دل میں ایمان جم جائے (۲) اللہ مدد گار ہو (۳) جنت مقام ہو (۴) اللہ والوں میں شمار ہو (۵) مرادیں ملیں (۶) خدا تجھ سے راضی ہو (۷) تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ (۱) ظالم (۲) گُمراہ (۳) کافِر (۴) جَہنمی ہو (۵) آخرت میں خوار ہو (۶) خدا کو ایذاء دے (۷) خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سُن چکے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ، کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے اِمتحان نہ ہو گا؟ الخ

ہاں یہی اِمتحان کا وقت ہے! دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تُمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرمارہا ہے کہ تُمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرمارہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تُمہارے اقوال سُن رہا ہوں تُمہارے دلوں کی حالت سے خبر دار ہوں، دیکھو بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو، اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں، دیکھو وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا ہے، بے اُس کی رَحمت کے کہیں نباہ نہیں، دیکھو اور گناہ تو نِرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رَحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا مَقام ہے اُنکی عظمت اُن کی مَحبت مدارِ ایمان ہے قُرآنِ مجید کی آیتیں سُن چکے کہ جو اِس مُعاملہ میں کمی کرے اِس پر دونوں جہان میں خُدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابدالآباد تک کبھی کسی طرح ہر گز اصلاً عذابِ شدید سے رہائی نہ ہو گی گُستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں، پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضبِ جبار و عذابِ نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ لِلہ لِلہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب این و آں سے نظر اُٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اِسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بُلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم، اُن کی توقیر پر ایمان واسلام کی بناء رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے؟ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اُس نے ابلیس لعین کے

علم کو رسول اللہ ﷺ کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا؟ کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی وسعتِ علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعتِ علم پر ایمان نہ لایا؟ مُسلمانو خُود اس بد گو سے اِتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہو گی؟ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اُسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو اِن ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ دیکھئے! ابھی ابھی کُھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بے شک ہوئی پھر کیا رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا کفر نہیں، ضُرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعتِ علم کو نص سے ثابت مان کر حُضُورِ اقدس ﷺ کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اُس نے ابلیسِ لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہو گی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، جب رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعتِ خُدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خُدا کا شریک ٹھہرایا۔

مُسلمانو کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول ﷺ دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی توہین تو ظاہر ہے کہ اِس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ اِبلیس لعین کو! اور رسول اللہ ﷺ کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اِتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ اُن کے لئے ثابت مانو تو مُشرک ہو جاؤ۔

مُسلمانو! کیا خُدا و رسول (عَزَّوَجَلَّ و ﷺ) کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا

جس نے کہا کہ بعض علومِ غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حُضُور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، کیا اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم ﷺ کو اتنا ہی علمِ غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے؟

مُسلمان! مُسلمان! اے محمد رسول اللہ ﷺ کے اُمتی! تُجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اِس ناپاک ملعون گالی کے صریح ہونے میں تُجھے کچھ شبہ گُزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت تیرے دل سے ایسی نِکل گئی ہو کہ اِس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود اُن ہی بد گویوں سے پوچھ! دیکھ کہ آیا تُمہیں اور تُمہارے اُستادوں، پیر جیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فُلاں! تُجھے اِتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے، تیرے اُستاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کُتے کو ہے، تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جیسا گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں الو، گدھے، کُتے، سور کے ہمسرو! دیکھو تو وہ اِس میں اپنی اور اپنے اُستاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں؟ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سِر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ اِن کے حق میں توہین وکسرِ شان ہو، محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین نہ ہو، کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گذری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاشَ لِلّٰہ! حاشَ لِلّٰہ! کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے، پھر اگر زید اسکا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر عِلم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے، انتہٰی۔ کیا رسول اللہ ﷺ اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حُضُور کو گالی نہیں دیتا، کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا، دیکھو:

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے :

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔
(النسآء ۱۱۳)

یہاں نا معلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور بے شک وہ صاحبِ علم ہے ہمارے سکھائے سے (یوسف ۶۸)

اور فرماتا ہے

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور اسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔ (ذاریات ۲۸)

اور فرماتا ہے

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور اسے علمِ لدُنی عطا کیا۔ (الکھف ۶۵)

وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہمُ الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام پاک لیجیے اور علمِ غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مُصطفٰے کی تقریر کس طرح کلام

اللہ عَزَّوَجَلَّ کارد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خُدا کے مُقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مُقدسہ پر علم کا اِطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اِس علم سے مُراد بعض علم ہے یا کُل علوم، اگر بعض عُلوم مُراد ہیں تو اِس میں حُضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شُمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نُبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیرِ نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مُراد ہیں، اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہے۔

پس ثابت ہوا کہ خُدا کے وہ سب اقوال اسکی دلیل سے باطل ہیں۔

مُسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ اُن کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔

مُسلمانو! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عِلمِ غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے مِلادے اور ایمان واِسلام وانسانیت سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجب کہ خُدا کے کلاموں کو رد کرے، باطل بتائے، پس پُشت ڈالے، زیرِ پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ہے ؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالِم فاضِل مولوی ملا چُنیں چُناں فُلاں فُلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات

وبہائم مثلاً کُتے سور کو کوئی اِن الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے، دست وپاپر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً الو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ اِن سب کو عالم و فاضل و چُنین وچُناں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اسکا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، گدھے، کُتے، سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ فقط

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائے گا اور ان بد گویوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے قرآن مجید کو جابجا کیسا ردو باطل کر دیا۔ مُسلمانو! خاص اِس بدگو اور اِس کے ساتھیوں سے پوچھو، اِن پر خود اِن کے اِقرار سے قرآنِ عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں۔:

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور بے شک ہم نے جہنم کیلئے پیدا کئے بہت جن اور آدمی وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ کان جن سے سُنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اِن سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں۔ (اعراف ۱۷۹)

اور فرماتا ہے :

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۧ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے۔ یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سُنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ۔ (الفرقان ۴۴ تا ۴۳)

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہمُ الصلوٰۃُ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تُمہارا علم انبیاء یا خود حُضُور سیدُ الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اِسکا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی، آپ تو دوپائے ہیں برابری مانتے کیا مُشکِل ہے، تو یوں پوچھئے تمہارے اُستادوں، پیروں، مُلاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟

آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو اُن کے وہ اُستاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپائیوں کے برابر ہوئے اور یہ اُن سے علم میں کم ہیں، جب تو انکی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہو گا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۟

ترجمۂ کنزالایمان :۔ مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (القلم ۳۳)

مُسلمانو! یہ حالتیں توان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حُضُور پُر نُور سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیے گئے ، پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالمقصد ربُّ العزت عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔

خُدارا اِنصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بِالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اِس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔ جس نے کہا کہ اس میں تکفیرِ عُلمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اِختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہذا ایسے تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا، معنی گنہگار بھی نہ کہو، کیا جس نے یہ سب تو اس مکذبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقرار کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مُسلمان رہ سکتا ہے ؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مُسلمان ہو سکتا ہے ؟

مُسلمانو! خُدارا اِنصاف، ایمان نام کاہے کا تھا؟ تصدیقِ الٰہی کا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے، تکذیب، تکذیب کے کیا معنی ہیں؟ کسی کی طرف کذب منسوب

کرنا۔جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجوس وہنود نصاریٰ ویہود کیوں کافر ہوئے ؟اِن میں تو کوئی صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا،اسکے کلام کو اسکا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا،اِس سے وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔

غرض کوئی ذی اِنصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ ورسول کو گالیاں دیں ہیں،اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے،واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں،پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا ہر گز اللہ ورسول اللہ جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں اُنکی حمایت نہ کرنے دے گا تم کو اُن سے گھن آئے گی نہ کہ اِن کی پچ کرو،اللہ و رسول (عزّوجلّ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابل اُنکی گالیوں میں مہمل وبیہودہ تاویل گڑھو،

للہ اِنصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں ،باپ ،اُستاد،پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے،شائع کرے۔کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے ؟ نہیں نہیں !اگر تم میں انسانی غیرت،انسانی حمیت،ماں باپ کی عزت حُرمت عظمت مَحبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے،اسکے سائے سے دور بھاگو گے،اس کا نام سن کر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے،اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے،پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت پر ایمان کو دوسرے پلے میں،اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ ورسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے،ماں باپ کی مَحبت وحمایت کو اللہ ورسول کی مَحبت وخدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب،لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر

واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت ودوری وغیظ وجدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔

یہ ہیں وہ لوگ جن کیلئے اِن سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مُسلمانو! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ اُمید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی آیات اور اس بیانِ شافی واضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تُمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اُٹھیں گے جو تُمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے قُرآنِ عظیم میں تُمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ

اور فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ۝٦

ترجمۂ کنزُ الایمان:۔ بے شک تُمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ۔ بے شک تُمہارے لئے ان میں سے اچھی پیروی

تھی اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا اُمیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا (ممتحنہ ۴ تا ٦)

یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہوگئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کرلی اور کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلاو تبارک وتعالیٰ۔

یہ قُرآنِ حکیم کے اَحکام تھے اللہ تعالیٰ (عزوجل) جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو اِن احکام میں عُذر پیش آتے ہیں۔ اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں عذر اول فُلاں تو ہمارا اُستاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قُرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عَزَّوَجَلَّ نے بار بار بتا کر صراحۃً فرما دیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیوں کر کافر سمجھیں یا برا جانیں؟ اسکا جواب

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے :

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (جاثیہ ۲۳)

اور فرماتا ہے :

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ "وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے اُن کی جنہوں نے خُدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔" (جُمُعَہ ۵)

اور فرماتا ہے :

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ

الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ اور اے محبوب انہیں اِس کا احوال سُناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ اِن سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اُٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اِس کا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے اُن کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بری کہاوت ہے ان کی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا برا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے۔ (اعراف ۱۷۵ تا ۱۷۸)

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے۔

دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو، جواب ملے گا لَیْسَ مَنْ یَّعْلَمُ کَمَنْ لَا یَعْلَمُ "جاننے والے اور انجان برابر نہیں۔" [1] بھائیو! عالم کی عزت تو اِس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے، نبی کا وارِث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارِث ہوا یا شیطان کا؟ اِس وقت اِس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے عُلماء، پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفرِ شدید میں ہو اُسے عالِمِ دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالمِ دین جان کر اُس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ۱۲ منہ

اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ اِبلیس کِتنا بڑا عالِم تھا پھر کیا کوئی مُسلمان اُس کی تعظیم کرے گا؟ اُسے تو مُعلمُ الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حُضُور ﷺ کا نُور کہ پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، اِسے سجدہ نہ کیا، [1] اُس وقت سے لعنتِ ابدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رَمَضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جَہَنّم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار ﷺ سے زیادہ اُستاد کی وقعت ہو، اللہ ورسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی مَحبّت ہو۔ اے ربّ! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی رَحمت کا، ﷺ، آمین۔

فرقہ دُوُم: معاندین ودُشمنانِ دین کو خود انکار ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر کو مٹانے کو اسلام و قُرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور براہ اغواء و تلبیس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے

---

[1] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج د د ۴ زیر قولہ تعالی تلك الرسل فضلنا ان الملئكة امروا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد صلى الله عليه وسلم فى جبهة ادم۔ تفسیر نیشاپوری ج ۳ ص ۷، سجود الملئكة لادم انما كان لاجل نور محمد صلى الله عليه وسلم الذى فى جبهيه دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نورِ محمد ﷺ تھا ۱۲ منہ

لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

مکر اول اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا: مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ "جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔" پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مُسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اِس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو بڑی بڑی گالیاں دے، اُس کا اِسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب تو اِسی آیت کریمہ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا؟ اِسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے، نیز:

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

ترجمۂ کنزُالایمان:۔ گنوار بولے ہم ایمان لائے تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (حجرات ۱۴)

اور فرماتا ہے:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ①

ترجمۂ کنزالایمان:۔ جب منافق تمہارے حُضُور حاظر ہوتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حُضُور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتاہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ (منافقون ۱)

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے موکد، کیسی کیسی قسموں سے موید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نےاِن کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تومَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآنِ عظیم کا رد کرنا ہے۔ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اُسے مسلمان جانیں گے جب تک اِس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت فعل منافیٔ اسلام نہ صادر ہو،بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ

ترجمۂ کنزالایمان:۔ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کُفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے۔ (توبہ ۷۴)

ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت اُتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اِس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھوں، کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر (توبہ ٦٥ تا ٦٦)

ابن ابی شیبہ و ابن ابی جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

انّہٗ قَالَ فِی قَوْلِہٖ تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۔ قَالَ رجل من المنافقين يحد ثنا محمد ان ناقة فلان بوادى كذا و مايد ريه بالغيب۔

"یعنی کسی کی اونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اِس پر ایک منافق بولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟"

اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو

،بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔(دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِ منثور امام جلالُ الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مُسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ ﷺ کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا [1] محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما [2] کے خلاف ہے لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا وماکان و ما یکون اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑ ہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ ﷺ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ اِن تمام امور کی تفصیل الدولۃُ المکیہ وغیرہا میں ہے۔

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں (۱) ازاحۃ جوانح الغیب (۲) الجلاء الکامل (۳) ابرار المجنون (۴) میل الہداۃ، جن میں پہلا اِن شآءَ اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہو گا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد وباللہ التوفیق ۱۲

[2] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیہ میں ملاحظہ ہو گا، اِن شآءَ اللہ تعالیٰ۔

خیر تو یہ جملہ معترضہ تھا اور اِن شَآءَاللہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اس فرقہ باطلہ کا۔

مکر دوم یہ ہے کہ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لَا نُکفر احد امن اھل القبلة۔ ترجمہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں رکھتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔

مُسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹا کہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ؎

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز اولاً اس مکر کا جواب

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الْکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ

ترجمۂ کنزالایمان: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر (البقرۃ ـ ۱۷۷)

دیکھو صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے: وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے ناگواری سے (التوبۃ ۵۴)

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے ؟ فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین وایماں، سرورِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے :

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ۗ
وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان :۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کیلئے اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں۔ (توبہ ۱۱ تا ۱۲)

دیکھو نماز، روزہ، زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے :

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّاۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ کچھ یہودی کلاموں کو اِن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زَبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کیلئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حُضُور ہماری بات سنیں اور حُضُور ہم پر نظر فرمائیں تو اُن کیلئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کُفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا (النسآء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نُبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے اور حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیے، آپ سناتے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حُضُور کو کوئی ناگوار بات نہ سناتے ور دل میں بد دعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اِرشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جس کا ایک پہلو ئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مُرادِ خفی رکھتے رعونت والا، اور بعض کہتے ہیں زَبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو وار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح و صاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے

جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مُسلمان سُنّی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہم شنیع کو مذہبِ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرتِ امام پر سخت افتراء واتہام، امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :۔

صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة والا مخلوقته فمن قال انها مخلوقة او محد ثة اووقف فیها اوشك فیها فهوکافر بالله تعالی۔

ترجمہ "اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کی صفتیں قدیم ہیں نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حارث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر نیز امام ہُمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں :

من قال بان کلام الله تعالیٰ مخلوق فهو کافر بالله العظیم۔

ترجمہ "جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔"

شرح فقہ اکبر میں ہے :۔

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انه قال ناظرت ابا حنیفته فی مسئلة خلق القُراٰن فاتفق رأیی ورأیه علیٰ ان من قال بخلق القُراٰن فهوکافر وصح هٰذا القول ایضاً عن محمد رحمه الله تعالی۔

ترجمہ "امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قُرآن میں مناظرہ کیا، میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قُرآنِ مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔"

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع واتفاق ہے کہ قُرآنِ عظیم کو

مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرّامیہ و روافض کہ قُرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے، نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجئے امام مذہبِ حنفی سیدنا امام ابو یُوسُف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:

ایما رجل مسلم سب رسول صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللّٰہ تعالیٰ و بانت منہ امرأتہ۔

ترجمہ "جو شُخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خُدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اِس کے نِکاح سے نکل گئی۔"

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مُسلمان کافر ہو جاتا ہے، اِس کی جورو نِکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مُسلمان اہلِ قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کلمہ نہیں ہوتا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گُستاخی کے ساتھ قبلہ قُبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اِسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفاء شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر ومن شک فی عذابہ و کفرہ کفر۔

ترجمہ "تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں گُستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذّب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

مجمع الانہر و در مختار میں ہے:

واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبتہ مطلقاومن شک فی

عذابه و کفره کفر۔

ترجمہ "جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اِس کے عذاب یا کُفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

الحمد اللہ! عزوجل یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بد گویوں کے کفر پر اجماع تمام اُمت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے :۔

فی المواقف لایکفراهل القبلة الا فیما فیه انکار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه کا ستحلال المحرمات اه ولا یخفیٰ ان المراد بقول علمائنا لایجوز تکفیر اہل القبلة بذنب لیس مجرد التوجه الی القبله فان الغلاة من الروافض الذین ید عون ان جبریل علیه الصلوة و السلام اغلط فی الوحی فان اللّٰه تعالیٰ ارسله الی علی رضی الله تعالیٰ عنه و بعضهم قالوا انه اله وان صلواالی القبلة لیسوا بمئومنین وھٰذا ھوالمراد بقوله ﷺ من صلیٰ صلوٰ تنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك مسلم اه مختصراً۔

ترجمہ "یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نِرا قبلہ کو منہ کرنا مُراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خُدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مُسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مُراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مُسلمان ہے۔"

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ

کرے اسی میں ہے :

اعلم ان المراد باھل القبلة الذین اتفقواعلیٰ ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الا جساد وعلم اللّٰہ تعالیٰ بالکلیّاتِ والجزئیات وما اشبہ ذٰلک من المسائل المھمّات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقادقدم العالم اونفی الحشراونفی علمہ سبحنہ بالجزئیات لایکون من اھل القبلة وانّ المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلة عنداھل السنّة انہ لایکفر مالم یوجد شئی من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصد رعنہ شئی من موجباتہ۔

ترجمہ "یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالَم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کا علم تمام کُلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالَم قدیم ہے یا حشر نہ ہو گا یا اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سُنّت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کا فر کو نہ کہنے سے یہ مُراد ہے کہ اِسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کُفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اِس سے صادر نہ ہو۔"

امام اجل سیدی عبد العزیز بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں :۔

ان غلاقیہ (ای فی ھواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لایعتبر خلافہ ووفاقہ ایضاً لعدم دخولہ فی مسمی الامة المشھود لھا بالعصمة وان صلی الی القبلة واعتقد نفسہ مسلما لان الامتہ لیست عبارة عن المصلین الی القبلة بل عن المؤمنین وھوکافر وان کان لایدری انہ کافر۔

ترجمہ "یعنی بد مذہب اگر اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اُسے کافر کہنا

واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہو گا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لئے آئی ہے اور وہ اُمت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مُسلمان اعتقاد کرتا ہو اِس لئے کہ اُمت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مُسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔"

ردالمحتار میں ہے:

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کمافی شرح التحریر۔

ترجمہ "یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔"

کتب عقائد و فقہ واصول ان تصریحات سے مالامال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مُسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گُستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کُفر ہونے میں برابر ہے۔ و ذلك ان الكفر بعضه اخبث من بعض وجہ یہ کہ بُت کو سجدہ علامتِ تکذیبِ خدا ہے اور علامتِ تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت [1] فی نفسہ کُفر نہیں ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۂ سجدہ کرے، گنہگار ہو گا کافر نہ ہو گا امثال بُت میں شرع نے مطلقاً حکم کُفر بربنائے شعارِ خاص کُفر رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پُرنور سید

---

[1] شرح مواقف میں ہے سجوده لها یدل بظاهره انه لیس بمصدق و نحن نحکم بالظاهر فلذ احکمنا بعدم ایمانه لا لان عدم السجود لغیر الله داخل فی حقیقته الایمان حتی لو علم انه لم یسجد لها علی سبیل التعظیم واعتقادالا لهیته بل سجد لها و قلبه مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفره فیما بینه و بین الله وان اجری علیه حکم الکفر فی الظاهر اھ ۱۲ منه

عالم ﷺ، کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی احتمال اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے مگر سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علماء حنفیہ سے امام بزازی وامام محقق علی الاطلاق ابن الہمام وعلامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق وعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار وعلامہ مولیٰ خسرو صاحب درر وغرر وعلامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق واشباہ و النظائر وعلامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع النہر وعلامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب در مختار وغیر ھم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بید ان تحقیق المسالۃ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز بنالیں تو آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پر اجماع ہے کما فی رد المحتار و غیرہ واللہ تعالی اعلم۔

تیسرا مکر: اس فرقہ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے۔

اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سواد ہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے

بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ و غیر ہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و نار و غیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآنِ عظیم کی وہ آیتیں کہ اُوپر گزریں کافی وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرمادیا۔ کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ترجمہ "وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے۔" کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْ تُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ترجمہ "بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کُفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکمِ کُفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اِس کا یہ جواب دیں کہ خُدا کی غلطی یا جلدبازی تھی کہ اس نے دائرۂ اِسلام کو تنگ کر دیا، کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اِسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عُذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خُدا نے پیرِ نیچر یا ندویہ لکچریا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا الا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

رابعاً اس مکر کا جواب:

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان :۔ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے اِنکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اِس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دُنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تُمہارے کو تکوں سے بے خبر نہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ اِن پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ ان کی مدد کی جائے۔ (البقرۃ ۸۵ تا ۸۶)

کلامِ الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قُرآنِ عظیم فرمارہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مُسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رُسوائی ہو گی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابد الآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنی؟ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا اِنکار کرے اور ایک کو مان لے تو مُسلمان ٹھہرے، یہ مُسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قُرآنِ عظیم خود صریح کُفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افتراء اٹھایا، انہوں نے ہر گز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بہ خصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ "(النسآء ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں" تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کُفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مُسلمان ہے۔ حاشاللہ! بلکہ تمام اُمت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کُفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گُلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل جانتے ہیں کہ ننانوے قطرے

پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب وطاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کُفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کُفر کا مُراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مُراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہو گا۔ وہ عند اللہ کافر ہی ہو گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یعنی غیب کا ہے۔ اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

۱۔ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۲۔ عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں، اُن کے بتائے سے اِسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْ یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَالَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْن۔ (سبا ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: جنوں کی حقیقت کھُل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

۳۔ عمرو نجومی ہے۔ ۴۔ رَمّال ہے ۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے ۶۔ کوّے وغیرہ کی آواز ۷۔ حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔ ۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔ ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے۔ ۱۴۔ جادو کی میز۔ ۱۵۔ روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ۱۶۔ قیافہ دان ہے۔ ۱۷۔ علم زائرجہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اسے علم غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، [۱] یہ سب بھی کُفر ہیں رَسُول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[۱] یعنی جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے۔ ۱۲

من اتی عرافا اوکاھنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد ﷺ

رواه احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ولا

حمد وابی دا ؤد عنه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فقد بریٔ مما نزّل علیٰ محمد ﷺ۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کُفر ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غُیوب اِس پر مُنکشف ہو گئے ہیں، اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو مُحیط ہو گیا، یہ یوں کُفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حُضُور پُر نُور سیدِ عالم ﷺ پر ترجیح دے دی کہ حُضُور ﷺ کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ

اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠

ترجمۂ کنزُالایمان:۔ کیاوہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گاتم فرماؤ کیابرابر ہیں جاننے والے اور انجان (الزمر ۹)

من قال فلان اعلم منه ﷺ فقد عابه فحکمه حکم الساب (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اِسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبیعت نہیں، اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) نے بلاواسطۂ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ ﴿۲۷﴾ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

ترجمۂ کنزالایمان :۔ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (آلِ عمران ۱۷۹)(الجن ۲۵)

۲۱۔ عمرو کو رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا یا دیتا ہے، یہ خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اس قائل کو کافر نہ کہیں گے اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کُفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مُراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیبِ خدا یا تنقیصِ شانِ سیدِ انبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح نا قابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکمِ کُفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اِسلام ماننا ہو گا، اور جو کُفر کو اِسلام مانے خود کافر ہے۔ اِسی شفاء و بزازیہ، درر و بحر و نہر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ کُتب معتمدہ سے سُن چکے کہ جو شخص حضُورِ اقدس ﷺ کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اُس کے کُفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (شُعرآء ۲۲۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد ذکروا ان المسألة المتعلقة بالکفر اذا کان لها تسع و تسعون احتمالا للکفرو احتمال واحد فی نفیه فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی۔

فتاویٰ خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

ازا کانت فی المسألة وجوه توجب التکفیرو وجه واحد یمنع التکفیر فعلی

المفتی و القاضی ان یمیل الیٰ ذلك الوجه ولا یفتی بکفره تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان لم یکن لا ینفعه حمل المفتی کلامه علیٰ وجه لا یوجب التکفیر۔

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔

تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نهایة فی العقوبة فیستدعی نهایة فی الجنایة ومع الاحتمال لا نهایة۔

بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہا میں ہے:

والذی تحرر انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علیٰ محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال ہیں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ: اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔ بحر الرائق و ردالمحتار میں ہے:

علم من مسائلهم هنا ان من استحل ماحرمه الله تعالی علی وجه الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیره ماذکره القرطبی فی شرح

مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شئ فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فھوظن صادق و الممنوع ادعاء علم الغیب والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لاکفر بخلاف ادعاء العلم اھ زادفی البحرالاتری انھم قالوافی نکاح المحرم لوظن الحل لایحد بالاجماع و یعزر کمافی الظھیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفروکذافی نظائرہ اھ

تو کیونکر ممکن ہے کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمالِ اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں۔ حکمِ کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کُفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقاتِ عالیہ کے مخالف ہوکر خود ذاہب و زائل ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الفصولین ورد المحتار وحاشیہ علامہ نوح وملتقط و فتاویٰ حجہ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنو وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں:

جمیع ماوقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیھا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیھا محمولا علی ارادۃ قائلھا معنی عللوابہ الکفرو اذا لم تکن ارادۃ قائلھا ذلک فلاکفر ۱ھ مختصراً۔

ترجمہ: "یعنی کُتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے اِن سے مُراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اِن سے پہلوئے کفر مُراد لیا ہو ورنہ ہر گز کُفر نہیں۔"

ضروری تنبیہ: احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کُفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خدا سے بحذفِ مضاف حکمِ خدا مُراد ہے یعنی قضا دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قرآنِ عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای امر اللہ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل

گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مُراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفاء شریف میں ہے ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل ترجمہ "صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سُنا جاتا۔" شرح شفاء قاری میں ہے ھو مردود عندالقواعد الشرعیۃ ترجمہ "ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔" نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ترجمہ "ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔" فتاویٰ خلاصہ و فصولِ عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔ واللفظ للعمادی قال انار رسول اللّٰہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبر م یرید بہٖ من پیغام می برم یکفر ترجمہ "یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا" یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فلحفظ۔

مکر چہارُم انکار، یعنی جس نے ان بد گویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مُکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو اِن کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دِکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر مُنہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمالِ بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا اِن عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر میں ہے کیا یہ در بطنِ قائل، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَۃَ الۡکُفۡرِ وَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِہِمۡ (توبہ ۷۴) "خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا حالانکہ بے شک ضرور وہ یہ کُفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے، پیچھے کافر ہو گئے۔"

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

اِن لوگوں کی وہ کتابیں [1] جن میں یہ کلماتِ کُفریہ ہیں مُدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض [2] دو دو بار چھپیں [2]، مدتہا مدت سے علمائے

---

[1] یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و کتب قادیانی وغیرہا [2] براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲۔

اہلِ سُنّت نے اِن کے رد چھاپے، مواخذے کئے، وہ فتوے [1] جس میں اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دِکھانے کے لئے مَعَ دیگر کُتب دشنامیاں گیا تھا سرکارِ مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ النّاس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مَعَ رَدّ کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گُلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رَدّ چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنیفہ میں اس کا اور قاہر رَدّ چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا اِنکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو عُلمائے اہلِ سُنّت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کُفرِ صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر اِلتفات نہ کیا۔ زید سے اِس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندُرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کُفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رَدّ چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے اِنکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گُمان کر سکتا ہے کہ اِس نسبت سے اِسے اِنکار تھا یا اِس کا مطلب کچھ اور تھا اور اِن میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کُفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ [2] کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی ان

[1] فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲ [2] یعنی تھانوی صاحب ۱۲

تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قُدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اِس فن میں جاہِل ہوں اور میرے اُساتذہ بھی جاہِل ہیں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مُفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادیُ الآخرۃ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اِسے بھی چوتھا سال ہے صدائے بر نخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) حیادے۔

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، اِن سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں اُن سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اذاعملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية۔

ترجمہ "جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ"

(رواه الام احمدفی الزهدوالطبرانی فی الكبير والبيهقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه بسند حسن جيد)

اور بحکمِ کریمہ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ يَبْغُونَهَا عِوَجًا (ھود ۱۹) راہِ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلِ سُنّت کے فتوے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، اِن کی مشین میں ہمیشہ کُفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھتی ہوئی

ہے وہ اِتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی اِمداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا، پھر جو پورے ہی حدِ حیا سے اُونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذا باللہ عیاذا باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اُس کے سامنے اُسی کا نام لے دیا کہ اِنہوں نے اُسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ اِن میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہٰ آبادی مرحوم ومغفور سے جاکر جڑ دی کہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) جنت عالیہ عطا فرمائے۔ اُنہوں نے آیت کریمہ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں جس کا جواب وہ ہے جو :

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمۂ کنزُ الایمان :۔ جھوٹ، بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے (نحل ۱۰۵)

اور فرماتا ہے :

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۝

ترجمۂ کنزُ الایمان :۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں (آلِ عمران ۶۱)

مسلمانو! اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دُشوار نہیں، اِن صاحبوں

سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو، کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھار کھا ہے دِکھاؤ اور نہیں دِکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دِکھا سکتے تو دیکھو قرآنِ عظیم تُمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ۝

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (النُّور ۱۳)

مُسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بار ہا ہو چکا کہ اِن حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دِکھا سکے مگر حیا اِتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ "مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کُفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلِ سُنّت یوہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی اِن دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مُسلمانو! اِن مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ مَن گھڑت کا ثبوت ہی کیا وَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝

ل گنگوہی و انبٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی ۔ ۱۲

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو (النمل ۶۴)

اِس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہم اِن کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مُسلمان پر اِن کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) تحریری، وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا، جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلِ سُنّت پر رکھا اِن میں سب سے زیادہ گنجائش اگر اِن صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلِ سُنّت نے اس کے کلام میں بکثرت کلماتِ کُفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ اولاسبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ھ، دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنو مطبع انوارِ محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر ۷۵ وجہ سے لزومِ کُفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وهو الجواب و به يفتى و عليه الفتوى و هو المذهب و عليه الا عتماد و فيه السلامة و فيه السد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اِسی پر اعتماد اور اِسی میں علامت اور اِسی میں استقامت۔

ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ ۱۳۱۲ھ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا۔ جس میں نصوص جلیلہ قرآنِ مجید واحادیث صحیحہ و تصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحاتِ کُتب معتمدہ اس پر ستر ۷۰ وجہ بلکہ زائد سے لزومِ کُفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مَقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِ لسان (یعنی زَبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً سل السیوف الہندیہ ۱۳۱۲ھ علیٰ کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزومِ کُفر کا ثبوت دے کر

صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے شُمار رَحمتیں بے حد برکتیں ہمارے عُلمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مُسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدتِ غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کُفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کُفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصراً۔

رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کُفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک اِن کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر وجہ سے لزومِ کُفر ثابت کر کے سُبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشاللہ حاشاللہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہر گز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ[1] جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کُفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہلِ لاالٰہ الااللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کُفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔

فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیه

---

[1] جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول ﷺ کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلسِ میلاد مبارک میں شریک اہل السلام ہوتے۔ ۱۲

مسلمانو مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روز قیامت و حُضورِ بارگاہِ رحمٰن یاد دِلا کر اِستفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افتراء کتنی بے حیائی، کیسا ظُلم، کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذالم تستحی فاصنع ماشئت جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ؎

بے حیا باش و آنچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس۱۰ دس۱۰ اور بعض کو سترہ۱۷ اور تصنیف کو اُنیس۱۹ سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) اِن عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افتراء ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی، واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کُفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو اِن کے اکابر پر ستّر ستّر۷۰ وجہ سے لزومِ کُفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہلِ لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وجہ کُفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل باقی نہ رہے۔ یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر۷۸ وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزومِ کُفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز اِن کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہو گئی؟ جب اِن سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی؟ حاشاللہ مُسلمانوں کا علاقہ مَحبت وعداوت صرف مَحبت وعداوتِ خدا اور سول ہے، جب تک اِن دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی، یا اللہ ورسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی

اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا، غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح پر اِن پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً اِن کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عُظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح اِنکار ضروریاتِ دین و دشنام دہی ربّ اُلعلمین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شك فى عذابه و كفره فقد كفر ترجمہ "جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔" اپنا اور اپنے بھائیوں عوامِ اہلِ اِسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کُفر دیا اور شائع کیا وَ ذٰلِكَ جَزاءُ الظّٰلِمِينَ

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مِٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا

(بنیٔ اسرائیل ۸۱)

اور فرماتا ہے :

لَآ إِكْرَاهَ فِى الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ ۚ

ترجمۂ کنزُالایمان :۔ کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خُوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے (البقرة ۲۵۶)

یہاں چار مرحلے تھے : ا۔جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ ورسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ودشنام تھا۔ ۲۔اللہ ورسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ۳۔جو انہیں کافر نہ کہے، جو اِن کا پاس لحاظ رکھے جو اِن کی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی اِن میں سے ہے، اِن ہی کی طرح کافر ہے، قیامت میں اِن کے ساتھ ایک رسی

میں باندھا جائے گا۔ ۴۔ جو عذر و مکرِ جہال وضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا و پادر ہوا ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح روشن ہو گئے جن کے ثبوت قرآنِ عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی، دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا، باقی ہدایت ربُ العزت کے اختیار میں ہے۔ بات بحمد اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) ہر ذی علم مُسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مُہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیثِ صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہو گا لہذا اپنے بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عُظام کے حُضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اُسلوبی و جوشِ دینی سے اِن عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کتاب مستطاب حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیشِ نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اُردو میں اِس کا ترجمہ مبین احکام و تصدیقاتِ اعلام جلوہ گر۔

الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قُبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ ﷺ کی وجاہت کا، آمین، آمین، آمین۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرایۂ آغاز

عوامُ الناس کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ اہلِ سُنّت وجماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سر بگریباں ہیں، ہر دو مکتب فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اِس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اِختلافات کا نام لینے والے مُجرم ہیں اور صحیح مُسلمان وہ ہیں جو اِن اِختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اِس میں شک نہیں کہ اگر اِختلاف ذاتی وجوہ کی بناء پر ہو یا اِس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں نہ اُلجھنا ہی بہتر ہے۔ مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اِختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مُناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اِختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اِختلاف رُونما ہو جائے تو اِس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اِختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اُصولی ہو گا، ایسی صورت میں لازمی طور پر "یک در گیر و محکم گیر" ایک جانب کی حمایت اور دوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (سورۃ فاتحہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحقِ غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، اِمام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوت حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کلمہ حق کہا

اور کوڑے تک کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرف اختلاف اور نعرۂ حق سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوّت میں غیور مُسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختہ دار کو اپنے لئے تیار پایا لیکن وہ کسی طرح بھی قصرِ نبُوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مُسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا اِن تمام اِقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جاسکتا ہے کہ سیدھے سادے مُسلمان کو کسی کی مُخالفت نہیں کرنی چاہئے اور کام سے کام رکھنا چاہئے، یقیناً کوئی مُسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہلِ سُنّت و جماعت) اور دیوبندی اِختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے، یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مُغالطہ دینے کے لئے ایصالِ ثواب، عُرس، گیارھویں شریف، نذرو نیاز، میلاد شریف، اِستمداد، علمِ غیب، حاضر و ناظر اور نُور و بشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اِختلاف اِنہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اِختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اِختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحِبہَ الصّلٰوۃ و السّلام میں کھلم کُھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر اِن عبارات کو پڑھنے کے بعد اِن کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابنِ عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالم کو کافر و مُشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہلِ سُنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضلِ حق خیر آبادی رحمتہ اللہ علیہ نے اِس نظریئے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو

یہاں تک کہہ دیا کہ :

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اِسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" ؎

غور فرمایئے! کہ کیا یہ اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا) کا صاف اِنکار نہیں؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنی تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوّت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزائے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اِس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہور آفتاب کے اِنکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اِس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیرُ النّاس کے حمایتی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر النّاس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھئے فُلاں فُلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختم نبوت اُمتِ مسلمہ کے مُطابق پیش کیا ہے وہ ختمِ نبُوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدہ ختمِ نبُوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اِس عُنوان پر غزالیٔ زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہمُ العالیہ کی تصنیف "التبشیر برد التحذیر" کا مطالعہ سود مند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی، جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے، اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ :

؎ محمد قاسم نانوتوی : تحذیر النّاس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) صفحہ ۲۴

نوٹ: تحذیر النّاس ۱۲۹۰ھ۔ ۱۸۷۴ء میں تالیف کی گئی۔

"شیطان و ملکُ الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملکُ الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حُضُور سیدِ عالم ﷺ کا علم شریف، شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حُضُور ﷺ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے، اِس کا شیطان کے لئے اثبات بھی شرک ہو گا، شیطان کے لئے یہ علم قرآنِ پاک سے کس طرح ثابت ہو گیا، کیا قرآن حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؟ شوال ۱۳۰۶ھ میں مولانا غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہاولپور میں براہین قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کر کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو لاجواب کر دیا تھا۔

۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ "حفظ الایمان" منظر عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حُضُور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۸)

اِن عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ ما و شما کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ذات کریم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارہ گاہ میں جنید و بایزید ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں، یہ وہ دربار ہے جہاں اُونچی آواز میں گُفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جہاں غلط معنی کے موہم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے:

جو سرورِ عالم کے تقدُس کو گھٹائے وہ اور سبھی کچھ ہے مُسلمان نہیں ہے

مولوی حُسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں :

"حضرت مولانا گنگوہی.......... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حُضُور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حِقارت نہ کی ہو، مگر اِن سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔" ؎

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کُھلا گستاخانہ ہیں اِن کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ عُلماء اہلِ سُنّت تحریر و تقریر میں اِن عبارات کی قباحت بر ملا بیان کرتے رہے اور عُلماء دیوبند سے مُطالبہ کرتے رہے کہ یا تو اِن عبارات کو صحیح مجمل بیان کیجئے یا پھر توبہ کر کے اِن عبارات کو قلمزد کر دیجئے، اِس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطُوط بھیجے گئے، آخر جب عُلماء دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰحضرت اِمام احمد رَضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہین قاطعہ کی اِشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اِشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المعتقد المتنقد کے حاشیہ المعتمد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں اِن کی عبارات کی بناء پر فتوائے کُفر صادر کیا۔

یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخاصمت کی بناء پر نہیں تھا کہ بلکہ ناموس مُصطفیٰ (ﷺ) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، ناظم تعلیمات شعبہ تبلیغ دار العُلوم دیوبند، اِس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں :

"اگر (مولانا احمد رَضا) خاں صاحب کے نزدیک، بعض عُلماء دیوبند، واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر اِن علماء دیوبند کی تکفیر

؎ حسین احمد ٹانڈوی، الشہاب الثاقب صفحہ ۵۷

فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔" [1]

اِس تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ اِمام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناموسِ رِسالت کی پاسداری کا کما حقہ، فریضہ ادا کیا اور عُلماء دیوبند کا اِصرار ہے کہ اِن اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہئے، خواہ وہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں، اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل، مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"جن بزرگوں کی تحریوں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وہ تواب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حُضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔" [2]

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے بھی دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان "بزرگوں" کی ذات سے نہیں تھا، وجہ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جواب بھی من وعن موجود ہیں جب تک ان کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر عُلماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک و شبہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ، کو حمایت دین کے سلسلے میں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر

---

[1] مرتضیٰ حسن دربھنگی، اشد العذاب صفحہ ۱۴

[2] مقالات یوم رضا، حصہ دوم صفحہ ۶۰

دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المهند المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہلِ سُنّت و جماعت کے ہیں، حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدرُ الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی قدس سرہ، نے "التحقيقات لدفع التلبيسات" لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت ازبام کر دیا۔

حسامُ الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لئے علماء دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کئے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اُردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسامُ الحرمین کا مئوید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کے لئے شیر بشیئہ اہلِ سُنّت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسامُ الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الهنديه" کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بلاوجہ اکابر دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادِم تھے اور "المهند" ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسامُ الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لئے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے

محمد عبد الحکیم شرف قادری

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ	محمد عبد الحکیم شرف قادری
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء	مدرسہ جامعہ نظامیہ لاہور

مکیہ مہری تصدیقات (۲۵ ، ۱۳ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

سلام ہماری طرف سے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ مُعظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین ﷺ کے شہرِ مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر اللہ تعالیٰ دُرُود و سلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی ﷺ اور سب انبیا علیھم السلام پر پھر آپکی آستانہ بوسی کے بعد آپکی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجتمند بے نوا ستم دیدہ گرفتارِ دل شکستہ عظمت والے کریموں، سخاوالے رحیموں سے عرض کرے جنکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا و رنج دور فرماتا اور اُنکی برکت سے خوشی و سودمندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہبِ اہلسُنّت ہندوستان میں غریب ہے۔ اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دُشوار تو سُنّی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مدد دین اور تذلیل مفسدین واجب ہے، جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی۔ فریاد! فریاد! اے خُدا کے لشکرو نبی ﷺ کی فوج کے سُوارو ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے اور دفعِ دشمناں کیلئے سامان مُہیا کرو اور اس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو اور اِن امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے عُلماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالم اہلسُنّت وجماعت سے مُلقب ہے، اپنی جان کو اِن گمراہوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کئے اس کی تصنیفیں دوسو (۲۰۰) [1] سے زائد ہوئیں جن سے دین کیلئے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اِن میں سے المعتمد المنتقد کی شرح المعتمد المستند ہے اس کی ایک

---

[1] یہ شمار اُس وقت تھا اور اب بفضلہٖ تعالیٰ چار سو سے زائد تصانیف ہیں۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ

مبحث شریف میں اِن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں۔اِس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اِسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و تصدیق سے مُشرف ہو اور مُنّت شادماں و مسرُور ہو۔اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہلسُنّت پر سے ہر مُشکِل دُور ہو اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سرداران گمراہی جن کا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے یا اِن لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے۔اگرچہ وہ ضروریات دین کا انکار کریں اور اللہ رب العلمین (عَزَّوَجَلَّ) اور اُسکے رسول ﷺ معزز وامین کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں۔اِس لئے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو اِن کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و ﷺ) کو گالیاں دیں جیسا کہ بعض جاہلوں کا گُمان ہے جن کے دلوں میں ایمان متسقر نہ ہوا اور اے ہمارے سردارو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مُصنف نے لیا اور اِن کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ اِن کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالتہ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ در حقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کیلئے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرف علی تھانوی حفظ الایمان کہ اِن کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کیلئے خط کھینچ دیئے گئے ہیں) آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔ اگر منکر ہیں اور مُرتد کافر ہیں تو آیا مسلمانوں پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو اِن کے کُفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و در مختار و غیرہا روشن کتابوں میں ہے اور جو اِن میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا اِن کی تعظیم کرے یا اِن کی تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مُسلمانوں پر اَحکامِ دین کا اضافہ فرماتے ہیں۔اور دُرُود و سلام نازل ہو تمام رَسُولوں کے

سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب سب پر۔

المعتمد المستند میں اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعت کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ دعوئ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اِس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اِس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اِس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اِس کے پاس بیٹھنے اور اس سے بات چیت کرنے اور تمام مُعاملات میں اِس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثال ہدایہ وغرر و ملتقی الابحر و در مختار و مجمع الانہر و شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و فتاویٰ عالم گیری وغیرہا متون و شروح و فتاویٰ میں تصریح ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور چاہئے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔اس لئے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور ظُلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔اور زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق ﷺ نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مُسلمان ہو گا اور شام کو کافر اور شام کو مُسلمان ہے اور صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اِن کافروں کے کفر پر آگاہی لازم ہے جو اِسلام کے نام کو اپنا پردہ بنائے ہوئے ہیں۔

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت۔وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اِسے اور اُونچی چڑھی اور وحی کا اِدعا کیا اور واللہ وہ اِس میں بھی سچا ہے اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک ان کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی۔رہا اس کا اپنی وحی کو اللہ سُبحٰنہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہین غُلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العلمین کی طرف پھر دعوئ نُبوت ورِسالت کی صاف تصریح کردی اور لکھدیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک

آیت اسپر یہ اتری ہے کہ ہم نے اِسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اُترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے۔ جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآنِ مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں اِس رسول ﷺ کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ﷺ ہے اس سے میں ہی مُراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا ہے کہ اِس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جسنے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پھر اپنے نفس لئیم کو بہت انبیاء ومُرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہ انبیا علیہم السلام سے کلمۃ خدا اور روح خدا اور رسول خدا عَزَّوَجَلَّ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیصِ شان کیلئے خاص کر کے کہا۔

ابنِ مریم کے ذکر چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسولِ خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کردینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے۔ جیسے مردوں کو جِلانا اور مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرندہ کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا حکم خدا عَزَّوَجَلَّ سے پرندہ ہو جانا تو اِس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب پیشین گوئی کرنے کی عادت اسے چری ہوئی ہے اور پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نُبوت کے منافی نہیں کہ پہلے چار سو ۴۰۰ انبیاء کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور سب میں زیادہ جس کی پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام اور یوہیں شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ اِنہیں جھوٹی پیشینگوئیوں میں سے واقعہ حدیبیہ کو گِنا دیا تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جس نے اِیذا دی رسول اللہ ﷺ کو اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اُس پر

جس نے کسی نبی علیہ السلام کو ایذا دی اور اللہ تعالیٰ کی دُرودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر اور جب کہ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابنِ مریم بنالیں اور مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کیلئے اُٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانی شروع کیں۔ یہانتک کہ اُن کی والدہ ماجدہ تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیرِ خدا سے بے علاقہ اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی سے چنی ہوئی اور ستھری اور بے عیب ہیں اور تصریح کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اِن پر رد کر سکتے ہیں اور ان پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نُبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں اُن کے بطلانِ نُبوت پر قائم ہیں پھر اس خوف سے کہ تمام مُسلمان اِس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کُفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے انہیں انبیاء میں شُمار کر دیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نُبوت کا ثبوت ممکن نہیں اور اِس کے اِس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قُرآنِ مجید کا بھی جُھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں ان کے سوا اس کے کُفریات ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ ﷺ کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور خواتمیہ (یعنی نبی اکرم ﷺ کے سوا اور طبقات زمین میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں ان کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیر یہ امیر حسن وامیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیر یہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے

اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے "بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بے ایمانی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہے۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تمۃ اور الاشباہ و النظائر وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد ﷺ کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لئے کہ حُضُورِ اقدس ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امت محمدیہ کا لقب دیا۔پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے۔ **ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم**۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں آپس میں مختلف رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں۔جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور ان کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغئہ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی۔ اور بذریعہ ڈاک اس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا، لکھ گیا، چھاپا جائے گا، چھپنے کو بھجدیا۔ اور اللہ عزوجل اسلئے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی بیئے کی آنکھیں

پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔ تو اب جواب کی اُمید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مردہ [1]
جھگڑنے آئے گا پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا
مہری دستخط میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مَعَ رَدْ کے چھپا صاف لکھ
گیا کہ جو اللہ سُبْحٰنَہٗ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ
جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی در کنار فاسق بھی
نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ
اس نے تاویل میں خطا کی تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امکان کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ
کیونکر وقوع کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یوہیں سُنّتِ اٰلٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے۔
اگلوں سے یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا۔ اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے۔ اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان
[2] الطاق کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیبِ
خدا کرنے والے گنگوہی کے دم چھلے ہیں کہ اِس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی
(اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر ان چیزوں کی جن کے جوڑنے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم
فرمایا ہے) کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس
کے بد الفاظ میں (ص ۴۷) پر یوں ہے، شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔

---

[1] یہ بعنایت الٰہی حضرت مصنف (امامِ اہلِ سُنّت) کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ اُنہوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ ہوا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ

[2] وہ فرقہ شیطانیہ کا گروہ ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح عفی عنہ

فریاد اے مسلمانو فریاد اے وہ جو سید المرسلین ﷺ پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے۔ کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان و معرفت میں ید طولےٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کو اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سکھادیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انہوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی ان کے حق میں یوں کہتا ہے کہ اُن کی وسعتِ علم میں کونسی نص ہے۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بے شک نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اس کا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضورِ اقدس ﷺ سے زیادہ بتائے اس نے بیشک حضورِ اقدس ﷺ کو عیب لگایا اور حضور ﷺ کی شان گھٹائی۔ تو وہ گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم وہی جو گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں اس میں سے ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مہر کر دینے کے اثر دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہ حق چھوڑ کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر آیا تو کہتا ہے یہ شرک ہے حالانکہ شرک تو اُسی کا نام ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لئے ثابت کی جائے۔ یقیناً شرک ہو گا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو ابلیس لعین کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک ہونیکا کیسا ایمان رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول ﷺ سے منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھنٹا ٹوپ اُسکی

آنکھوں پر دیکھو علم محمد ﷺ میں نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضورِ اقدس ﷺ کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں (ص ۴۶) پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے جنہوں نے اِسے روایت نہ کیا بلکہ اِس کا صاف رد کیا۔ کہ کہتا ہے شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارجُ النبوۃ میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے۔ بعض روایات میں آیا کہ نبی ﷺ نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اِس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اِس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی لَا تقربُو االصَّلوٰۃ سے دلیل لایا اور اَنْتُمْ سُکرٰی کو چھوڑ گیا۔ اِسی طرح امام ابنِ حجر نے فرمایا اس کی کچھ اصل نہیں اور امام ابنِ حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اس کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اس نے تکذیب الٰہی عَزَّ جلالہ اور تنقیصِ علمِ رسول اللہ ﷺ کا وبال اپنے سر لیا اس کے بعض شاگردوں اور مُریدوں کے سامنے پیش کئے۔ تو اس نے میر اخلاف کیا اور بولا بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کُفر بک سکتے ہیں تو میں نے اُسے کتاب دِکھائی اور اُس کے کُفر کا پردہ کھولا تو مجبُور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں۔ یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبھٹی کی ہے۔ میں نے کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی اور اِسے کتاب مستطاب اور تالیفِ نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اِسے قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنف کی وسعتِ نورِ علم اور فسحتِ ذکاء و فہم و حسنِ تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے۔ تو اس کا مُرید بولا کہ شاید اُنہوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کیا میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک دیکھی بولا شاید اُنہوں نے غور سے نہ دیکھی ہو گی میں نے کہا ہشت بلکہ اس نے تصریح کی ہے میں نے اسے بغور دیکھا! ور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس احقر الناس رشید احمد

گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہٰی۔ تو
دنگ ہو کر رہ گیا۔ ناحق جھگڑنے والا اور اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس
فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اِسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے۔ جسے
اشرف علی تھانوی کہتے ہیں اِس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی
نہیں۔ اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول علیہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر بچے اور
ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے آپ کی ذات
مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب
سے مُراد بعض غیب ہے۔ یا کُل غیب اگر بعض عُلومِ غیبیہ مُراد ہیں تو اِس میں حُضُور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی
حاصل ہے الٰی قولہ اور اگر تمام عُلومِ غیب مُراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ
رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو
یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے۔ رسول علیہ ﷺ اور چنین و چناں میں اور کیونکر اِتنی سی بات اس کی
سمجھ میں نہ آئی۔ کہ زید اور عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جنکا اس نے نام لیا۔
انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گی بھی تو محض بطور ظن حاصل ہو گی۔ امور غیب پر علم یقینی
تو اصالتہ خاص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے۔ اور غیر انبیاء کو جن امور غیب پر یقین
حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہی کے بتانے سے ملتا ہے نہ کسی اور کے۔ کیا تو نے
اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر
دے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے
فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں
کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس محض نے کیسا قرآنِ عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو
رُخصت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر
مغرور، بڑے، دغاباز کے دل پر پھر خیال کرو اس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصہ

کر دیا۔ اور ایک دو حرف جاننے اور ان علموں میں جن کے لئے حد نہ شُمار کچھ فرق نہ جانا تو اس کے نزدیک فضیلت اسی میں منحصر ہو گئی کہ پورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیا علیہم الصلاۃ و اسلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور کیلئے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علم عیب حاصل ہونے سے زائد روشن ہے پھر میں کہتا ہوں ہر گز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد ﷺ کی شان گھٹائے اور وہ اِن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔ حاشا خدا کی قسم ان کی شان وہی گھٹائے گا جو اِن کے رب تبارک و تعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر نہ پہچانی۔ اس لئے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عَزَّوَجَلَّ میں جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہ بغیر کسی تکلیف کے جاری ہے جیسے کوئی بے دین جو اللہ سُبحٰنہٗ و تعالیٰ کی قدرت عامہ کا منکر ہو۔ اس منکر سے کہ علم محمد ﷺ کا اِنکار رکھتا ہے۔ سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ مُقدسہ پر قُدرت کا حکم کا کیا جانا اگر بقول مُسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اِس قُدرت سے مُراد بعض اشیاء پر قُدرت ہے یا کُل اشیاء پر اگر بعض پر قُدرت ہونا مُراد ہے۔ تو اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید عمرو بکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر کُل اشیاء پر قدرت مُراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری بھی ہے اور اسے اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحت قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو اِلٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں اجماعِ اُمت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں

میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو اِن کے کُفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفاشریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے مِلّتِ اِسلام کے سوا کسی مِلّت کا اعتقاد کیا یا اُن کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کُفر تھی تو یہ جو اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کُفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ **احتیاط کی ضرورت** ہاں ہاں احتیاط احتیاط اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں دین ان سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے ان سب میں بدتر دجال ہے اور بے شک اس کے پیروان لوگوں کے پردوں سے بھی بہت زیادہ ہونگے اور۔ بے شک اس کے اجنبی ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہونگے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اہلا ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے میں نے اس لئے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا ان چیزوں میں تھا جو مہم سے بڑھ کر مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا اور سب سے بہتر دُرُود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو مالک سارے جہان کا ہے یہاں تک معتمد امستند کا کلام ختم ہوا۔ یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا اور آپ کے پاس ہر خیر و برکت کی اُمید ہے ہمیں جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لئے بادشاہ کثیر العطا کی طرف سے بہت ثواب ہے اور دُرُود و سلام رہنمائے حق اور اُن کے آل و اصحاب پر روزِ جزا و شُمار تک ۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا اللہ اس کا شرف و اعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

تقریظ

دریائے زخّار عالِم کبیر جلیل المقدار علامہ بلند ہمت مرجع مستفیدین سردار کریم برکت خلق صاحب فضل و تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحب دردِ دل مکہ مَعظّمہ میں عُلمائے کرام کے اُستاد حرم محترم شافعیہ کے مفتی سیدنا و مولانا محمد سعید با بصیل اللہ ان پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دَامن ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا اور ان کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اور ان کی حمایت دین سید المرسلین ﷺ سے حضور کی ملت پاکیزہ کی چار دیواری کو دست درازی سے محفوظ فرمایا اور ان کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بے دینوں کی گمراہی کو باطل کر دیا۔

بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اس علامہ کامل استاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی ﷺ کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمی بہ معتمد المستند میں جس میں بد مذہبی و بے دینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکورہ سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اس میں ان چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں۔ جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اسے اِس کے بیان پر اس پر کہ اس نے اِن کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا۔ عمدہ جزاء عطا فرمائے اور اس کی کوشش قبول کرے اور اہلِ کمال کے دلوں میں اس کی

عظیم وقعت پیدا کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اِس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے اُمیدوار محمد سعید بن بابصیل نے کہ مکہ مُعظمہ میں شافعیہ کا مُفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے اور اِس کے ماں باپ اور اُستادوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مُسلمانوں کو بخشے۔

محمد سعید بابصیل

تقریظ

یکتائے علمائے حقانی یگانہ کبرائے ربانی قربتوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحب زہد وورع حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ مُعظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولانا شیخ ابوالخیر احمد میر داد اللہ (عَزَّوَجَلَّ) قیامت تک ان کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو کہ اُس نے جس پر چاہا فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اس پر ایسا فضل کیا جو کچھ اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے نبی ﷺ کے علمائے اُمت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور انہیں دلیل وحجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنہوں نے تائید حق کے لئے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بُلند فرمائے اور ان کے مخالف کو پست کیا کہ انہوں نے مشرق ومغرب میں شُہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی سچا

معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و آقا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے نور وہدایت و رَحمت کر کے بھیجا اور انہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دین خالص اُمت پر کُشادہ ہو جائے اللہ تعالیٰ اُن پر دُرُود و سلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمعِ تاباں ہیں۔ اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں حمد وصلاۃ کے بعد بیشک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مُشکلوں اور دُشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رَضا خاں جو اسم بامسمیٰ ہے اور اس کلام کا موتی اس کے معنی کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا معرفت کا آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مُشکلات ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اس کے فضل پر آگاہ ہوا سے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔

زمانہ میں میں گرچہ آخر ہوا ⁂ وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان ⁂ کہ اِک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً ان دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اُس نے اِس رسالہ سزاوارِ قبول و تعظیم واجلال مسمٰے بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہلِ کفر والحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اسلئے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اِس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ دین سے نکل گیا ہے۔ جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سُنّت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ مصنف کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمہ ہدایت ودین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اس کی ذات اور اس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند

کرے اور ہمیشہ مددو عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اس پر رہے قرآن عظیم ہر دشمن وحاسد وبد خواہ کے مکر سے اِس کی حفاظت کرے صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب سب پر دُرود بھیجے اِسے لکھا مُحتاج آلہ گرفتارِ گناہ احمد ابو الخیر بن عبد اللہ میر داد نے کہ مسجدُ الحرام میں عِلم کا خادِم و خطیب وامام ہے۔

احمد ابو الخیر
میر داد

تقریظ

پیشوائے محققین والا ہمت و کبرائے مدققین عظیم المعرفتہ ماہر سردار بزرگ صاحب نور عظیم ابر بارندہ دُرِ درخشندہ ناصر سنن فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبان فیض دور دور سے جاتے ہیں، صاحب عزت وافضال مولانا علامہ شیخ صالح کمال جلال والا عزت وجمال کے تاج ان کے سر پر رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے آسمانِ عُلوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اس کے احسان وانعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اسکے خاص اور عام افضال پر اسکا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نُور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی وبد کاری والوں کے شبہات کو اس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے

سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو دُرُود اور سلام نازل فرما اِن پر اور اِن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اِن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور اِن کے نیک پیروؤں پر قیامت تک بالخصوص اس عالم پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولانا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اِس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بُری اور ناگوار بات سے اِسے بچائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رَحمَت اور اُس کی برکتیں ہمیشہ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں داد تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لئے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارہ گاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے۔ اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے اِن کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے بَاہَر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اِن سے ڈرائے۔ اور اِن سے نفرت دلائے اور اِن کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں ان کی تحقیر واجب ہے اور ان کی پردہ دری امور صواب سے ہے اور خدا اس پر رَحمَت کرے جس نے کہا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری ❊ سارے بددینوں کی جولائیں عجب باتیں بری

دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری ❊ گرنہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں وہی گمراہ وہی ستم گار ہیں وہی کُفار ہیں الٰہی اِن پر اپنا سخت عذاب اُتار اور انہیں اور جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے۔ سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود اے رب ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رَحمَت بخش بیشک تو ہی بخشنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر بکثرت دُرُود وسلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ اسے اپنی

زبان سے کہا اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے اللہ اسے اور اس کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین۔

محمد صالح کمال

تقریظ

علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مشرق آفتاب علوم صاحب رفعت و افضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اس دین صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں ان سے روشنی لی جائے اور شہاب کہ ان سے سرکشی و کجی و بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جسے میں اس زحمت کے دن کے لئے ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اور ان کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پر زور

اہلے کی طرح ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور بد مذہب لوگ ہر کشادہ اونچی زمین سے ڈھال کر طرف پے در پے آ رہے ہیں۔ الٰہی ان سے شہروں کو خالی کر اور انہیں تمام خلق میں بٹا کر اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو ہلاک کیا اور ان کے گھروں کو کھنڈر کر دے کچھ شک نہیں کہ یہ خارجی یہ دوزخ کے کُتے یہ شیطان کے گروہ کافر ہیں اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے جس کو یہ روشن ستارہ لایا۔ وہ وہابیہ اور ان کے تابعین کی گردن پر تیغ بر اں استاد معظم اور نامور مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضا خاں بریلوی اللہ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اس کو فتح دے ہمارے سردار محمد ﷺ کی عزت کا صدقہ اور آپ پر سلام ہو۔

تقریظ

دریائے مواج عالم کبیر صاحب فخر بقیۂ اکابر معتمد دور . . . متوکل باصفا صاحب وفا منقطع نجد احامی سنن ماحی فتن جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق مولانا شیخ محمد عبد الحق مہاجر الٰہ آبادی قوت و نعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اپنا جو بندہ پسند کیا۔ اُس کو اس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اسے علم و حکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند و بالا مرتبہ ہے

اور دُرُود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرما دیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں ان کا حکم سننے والی اور ان کا فرمان ماننے والی ہیں۔ جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔

حمد وصلاۃ کے بعد اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا۔ اور وہ خوش نُما تحریر اور زیبا تقریر جو اِس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اِسے ایسا پایا کہ اِسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سنیں کہ اِس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اس کے موئف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف وعزت وسبقت والے صاحب ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولا کثیر الفہم حاجی احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اُس کا ہو اور ہر جگہ اُس کے ساتھ لُطف فرمائے اِس تفصیل و تحقیق وربط وضبط و تدقیق میں راہِ صواب پائی۔ انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہ کے وقت اسی تحقیق کی طرف رجوع کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور لبد الآباد تک اس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین ﷺ کا صدقہ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے ستھری دُرُود اور سب سے پاکیزہ سلام لکھا اس بندہ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ لئے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہٰ آبادی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے فضل عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ دُرُود و سلام۔

۸۱ ۱۲
محمد عبدالحق

تقریظ

غیظ منافقین و کام موافقین حامی سُنّت و اہلِ سُنّت ماحی بدعت و جہل بدعت زینت لیل و نہار نکوئی روز گار خطیب خطبائے کرم محافظ کُتب حرم علامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولانا سید اسماعیل خلیلُ اللہ تعالیٰ انہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت و انتقام و جبروت والا جو صفات کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر دُرُود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد ﷺ ابنِ عبد اللہ تمام انبیاء ورسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اسے مخذول کرنے والے۔

حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سُوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کی پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کُفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کُفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کُفر میں بھی شبہ نہیں کہ ان میں کوئی تو دین متین کو پھینکنے والا ہے اور ان میں کوئی ضروریات دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تو اسلام میں ان کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں۔ اور عقلیں اور

طبیعتیں اور دل اس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بداعتقادی حاصل ہوئی اس کا منے بد فہمی ہے۔ کہ عبارات علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم یقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دین محمد ﷺ کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصل دین کا انکار کرتے پائے گا۔ اور ان میں کوئی ختم نُبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسٰی بناتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں بلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں خدا ان پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیرو انِ سُنّت ہیں اور ان کے سوا اگلے نیک امام اور جو انکے بعد ہوئے بد مذہب ہیں اور روشن کے تارک و مخالف ہیں اے کاش میں جانتا کہ گروہ سلف کرام طریقہ نبی ﷺ کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی ﷺ کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزّوجل کی حمد بجالاتا ہوں۔ کہ اس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا۔ جو فاضل کامل ہے۔ منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ اگلے پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولانا حضرت احمد رضا خاں اللہ بڑے احسان والا پروردگار اِسے سلامت رکھے اِن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کیلئے اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ علمائے مکہ اِس کے لئے اُن فضائل کی گواہیاں دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اِس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو۔

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان ؏ کہ اِک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اِسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے اور حاصل یہ کہ زمین ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے رازدار ہیں اور دین کے

دشمن ہیں اور ان باتوں سے ان کا مطلب یہ ہے کہ مُسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے الٰہی ہمیں حق کو حق دِکھا اور اس کی پیروی ہمیں روزی کر اور ہمیں باطل کو باطل دِکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اس سے دور رہیں اور اللہ دُرُود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب پر اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے معافی کے اُمیدوار حرم مکہ مُعظمہ کی کتابوں کے حافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل نے۔

اسماعیل خلیل
السید بن ۱۲۹۱

تقریظ

صاحب علم محکم و فضیلت بلند و کرم واحسان و خلق حسن و نورو زینت مولٰنا علامہ سید مرزوقی ابو حسین ”اللہ تعالٰی دونوں جہان میں اِن کا نگہبان ہو“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے عالَم کے آسمان میں ایک مہرِ درخشاں چمکایا، جو گمراہوں کی اندھیریوں کو مٹانے والا اور سرکوب ہو اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجت کامل بنا، اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اسے چلے نہ اس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو۔ یہ سب اس کے وجود سے جسکی رسالت سے اللہ تعالٰی نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولٰی محمد ﷺ جن کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے روشن آیتیں اور عقل

کو حیران کر دینے والے معجزے عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر دُرُود بھیجے اور اُن کے آل واصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دین نبی علیہ السلام کی مددگاری اور اس کے جمانے اور اس کے راستے آراستہ کرنے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک مُراد کو پہنچے۔ صورت وسیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامہ اعمال میں افزونی و ترقی پائیگا۔ اور ان کے پیروں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں۔ بالخصوص حُضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نُور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ زمانے کی بقاتک اِن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر ان کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہی کر حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اسی کے لئے حمد و شکر ہے کہ میں حضرت عالم علامہ سے ملا جو زبردست عالم دریاءِ عظیم الفہم ہیں ان کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں ظاہر اور دین کے اُصول و فروغ اور علم کے علیحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں اور بیشک میں نے ان کا اچھاذکر اور بڑامرتبہ پہلے ہی سُنا تھا۔ اور ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا جن کے نُورِ قندیل سے حق روشن ہوا تو اِن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب و عقل میں متمکن ہو چکی تھی۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ۔۔۔ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نُور کا ستون اُونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گئے۔ تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علم کلام وفقہ وفرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے۔ توفیقِ الٰہی سے مستحبات و سنن وواجبات و فرائض پر

محافظت کرنے والا عربیت و حساب کا ماہر منطق کا وہ دریا جس سے اس کے موتی حاصل کیئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں۔ علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ اس کی ریاضت رکھتا ہے۔

حضرت مولٰینا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور دونوں جہاں میں اِسے ہمیشہ سلامت رکھے اور اِس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر اہلِ بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کریا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہی تو مجھے انہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو شاعر صاحب نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا۔

ع
قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں ﴿ حال دریافت پر سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں میں ﴿ اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اس کی مدح میں مُراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ دیکھا اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ثواب مضاعف کرے۔ مجھ پر بڑا احسان کیا کہ تالیف جلیل اور تصنیف پر دانش میرے دیکھنے میں آئی جس میں ان نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنی خبیث و کُفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کئے صاحب شفاعت ﷺ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کُفر و فسق و معصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں، گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مئولف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے کہ وہ ایسے مُقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رد اور ان کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد و باطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ اس کے لئے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہ۔ جو ان کا عذر ہو سکے۔ نہ کوئی تاویل بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے جو

معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سُبحانہٗ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کی پیرو ہوئے اور فرمایا "ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو" اور فرمایا "خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بھٹکا دے گی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ سے" اور فرمایا "بھلا کیا دیکھا تو نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا"۔ اور فرمایا "اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی تو اس کی کہاوت کُتے کی طرح ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے" اور فرمایا "اس نے خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے گزر گیا" اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک کہ بد مذہبی نہ چھوڑے اور ابنِ ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) انہیں چاہتا ہے کہ کسی بد مذہب کا کوئی عمل قبول کرے جب تک کہ وہ اپنی بد مذہبی نہ چھوڑے نیز ابنِ ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل، نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے اور بخاری و مسلم نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اس میں ہے کہ جب ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ ہوا فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس سے بیزار ہوئے رسول اللہ ﷺ تا آخر حدیث اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ اے ابو عبد الرحمٰن ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہیں جو قُرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداء واقع ہوتا ہے کہ اس سے پہلے اس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ نہ تھی فرمایا جب تم ان سے ملو تو انہیں خبر کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔ انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اس مرد پر جس نے حق کی طرف سے مجادلہ کیا اور اس کی تائید کی اور اسے ظاہر کیا اور باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے اِس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی

دین کی مدد اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لئے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رحم کرے
اِس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے دور ہوا اور صبح و شام اللہ قدرت والے بلندی والے کی
پناہ چاہی ان رسیوں کے پھندوں میں پڑنے سے یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس
خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو ہے جس نے مجھے اِس بلا سے نجات دی جس میں اِن کو مبتلا کیا۔ اور اپنی بہت
مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا مُسلمان کیا سُنّی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا
پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے مجھے اِس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار
کیا اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ پہنچے گی ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث
حسن ہے اور اللہ اِس مرد پر رحم کرے جو اِن لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے کہ
اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان باطل عقیدوں اور اِن کفر و ضلالت کی بدعتوں کو پھینکیں اور ان
سے توبہ کریں روگردانی کریں اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لئے کہ
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر خیر ہے میں نے اِسی پر بھروسہ کیا اور اُسی کی
طرف رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اپنے نبی ﷺ اور اپنے چُنے ہوئے پر دُرُود بھیجے اور
اُن کے آل و اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب
سارے جہان کا اِسے اپنی زَبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا، مسجد
حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم محمد مرزوقی ابو حسین
نے اللہ اِس کی بخشش کرے آمین۔



تقریظ

صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل عالِم باعمل سر شکن اہل مکر و کید مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید

"اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور دُرُود سلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر اور اللہ تعالیٰ ان کے تابعوں اور قیامت تک ان کے اچھے پیروں سے راضی ہو۔

بعد حمد و صلوۃ میں اِس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لئے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں گمراہوں کا اس میں ذکر کیا گیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہَر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ (عَزَّوَجَلَّ) سے سُوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کر پھینک دے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اِن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب (عَزَّوَجَلَّ) ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ اور آپ کے آل و اصحاب سب پر دُرُود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک ہے کہا اِسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجت مند عمر بن ابی بکر باجنید نے

عمر بن ابی بکر
باجنید
۱۲۹۶

تقریظ

سردار لشکر علمائے مالکیہ مورد انوار عرش وفلک فاضل صاحب کمالات حیران کن صاحب خشوع وتواضع وپرہیزگاری وپاکیزگی پیشین مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین

اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب حمد اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے عُلماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے ان کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹادیں اور دُرود سلام اُن پر جو سب سے زیادہ کامل ہیں۔ ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور انہیں ایسا نور کیا جو مِلتِ اسلام سے شُبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور ان کو تمام عیوب مثل کذب وخیانت وغیرہ سب سے پاک کیا اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے اور ان کی عزت والی آل وسیادت والے صحابہ پر۔

بعد حمد وصلاۃ جبکہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ کرنے کی اِسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کیا وہ جو سیدِ عالم ﷺ کے وارثوں سے ہے علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایہ افتخار دین اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالِم باعمل صاحب احسان حضرت مولےٰ احمد رضا خاں تو اس نے اس باب میں فرض کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہل بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو ارباب[1] علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر

---

[1] یعنی اسی قدر رد ہو سکتا ہے۔ باقی جو خباثتیں ان کے دلوں میں بھری ہیں انہیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ

وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اس کے اس رسالہ پر واقف ہوا جسے اِس نے اپنے اِن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہل فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی ورشید احمد و خلیل احمد واشرف علی وغیرہم کھلے کافرانِ گمراہ ہیں اور مصنف نے اس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منہ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے ان کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ انہیں نقصان نہیں ہوگا۔ جو ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر دُرُود و سلام بھیجے اور اُن کی آل پر جو اُن کے ساتھ نسبت والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مئولف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور ان اہل بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کر دیا۔ جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اُس کی تمنا کی انتہا تک اسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کرائے اللہ ایسا ہی کر۔

اِسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلاد حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے

محمد عابد بن حسین ۱۳۰۶

تقریظ

فاضل ماہر کامل صاحبِ صفاوپاکیزگی وذہن وذکا صاحبِ تصانیف و طبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی

''اللہ تعالیٰ ان کو نورِ آسمانی سے منور کرے''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر ائے بڑی فضیلتوں والے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا سلام اور اُس کی رَحمت اور اس کی برکتیں اور اُس کی رِضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو سب چنے ہوئے رسولوں علیہم السلام سے اکرم ہیں۔ اور ان کو اور اپنے سب رسولوں (علیہم السلام) کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں (علیہم السلام) کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص ان پر ادنے نقص لگائے وہ باجماع اُمت مُرتد ہے۔

الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) تو ان سب انبیاء اور اُن کی آل واصحاب پر دُرُود و سلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مُصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کے اہل صدق ووفا پر حمد وصلاۃ کے بعد جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اس آسمان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو۔ حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمان علوم کا مطلع ہے مُسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ براں سے گمراہ گروں بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا ایمان کے ستون روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انہوں نے مجھے کچھ اَوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے نام بیان کئے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی ورشید احمد واشرف علی و خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب

العلمین (عَزَّوَجَلَّ) کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروہوں کے کلام کارڈ ایک نُور طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں۔ تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لئے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا۔ اِن لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ سزاوار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں تو اللہ نے اس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رد کئے اور اس زمانہ میں جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجا آوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی اور اسے اس شریعت روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اِس کام کا ٹھیک صالح کرے اور اِسے سعادت و تایید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہِ تمام اس کے آسمان کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس کو ایسی نعمتیں دیں اور دُرُود و سلام ان پر جو تمام عزت والے رَسُولوں علیھم السلام کے خاتم (ﷺ) ہیں اور آپ کے آل واصحاب پر جب تک کہ اُن کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔

محمد علی بن حسین ۱۳۱۰

کہا اِسے اپنی زَبان سے لکھا اِسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج و گنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکہ مکرمہ نے۔

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنف المعتمد المستند دام فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت — یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیرِ بلاد — میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب — مُصطفٰے کی برکت اُن کی دُعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں — مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے — جملہ عالَم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پَرتو — مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت
ہے فلک چادرِ نیلی میں اِسی سے رُوپوش — گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت
کامِ جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب — معجزے والے کی رفعت کو ہے جن سے رفعت
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں — کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی — کہ میں ہوں اُمِ قُریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم — مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ قرباں کی کھپت
مجھ میں ہے خانۂ حق بیتِ مُعظّم زمزم — ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت
سعی والوں کے لئے مجھ میں صفا مروہ ہیں — بوسہ دینے کے لئے عکسِ یمینِ قُدرت
مستجار اور حطیم اور قدم ابراہیم — اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گُنا — آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیل صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے — نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت
بہتریں ارضِ خدا نزد خدا ہوں یہ بھی — اِک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے — مجھ پہ نازش کی مدینے کے لئے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام — آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہُوا فرض العین — حج مرا عُمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج — میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت
مجھ میں جب تک جو رہے اُس پہ ہو ہر روز مدام — ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں — دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت
ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظر ہائے کرم — روز اُترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت

اہلِ طوف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت

مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہوں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعات الٰہی مثبت

جزاء ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دُور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت

پاک و ذی حرمت و عرش و بلد امن وصلاح
میرے اسما ہیں ۔ معلے مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اُترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعۂ بجزم عُلمائے امت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مُصطفٰی سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں برأتِ اخلاص
مجھ میں منبر ۔ جو بجھے گالبِ حوضِ رحمت

ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حُضور
مجھ میں وہ پاک کوآں غرس سے جس کی شہرت

کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مُقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت

مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اُٹھی زمیں کی قسمت

باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گُذار
فیصلے کے لئے چاہو حکم بانصفت

رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحب علم کہ دُنیا کا ہے ناز و نزہت

عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

اُس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کئے موقفِ دین و ملت

وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال (ت)
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت

مشکلات اُس سے کھلے اُس کا بیان ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب وزینت

اس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
اُس سے اَسرارِ بلاغت کی جلا بے ریبت

فعال بالفتح ۔ افعال پسندیدہ ۱۲

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا　　وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت　　وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال　　خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ　　جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
طیبِ طیب طیب خلفِ اہلِ ہُدیٰ　　جس کی آیاتِ بلندی ہیں سمائے رفعت
و حج کھولے کہ ہیں معتمد ابنِ عماد　　ابن حجہ کی حج جن سے ہوئے حرفِ غلت (۱)
شرع کا حاکمِ بالا کہ خفاجی کا کمال　　اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت
یاد پر علم رکھائے کوئی اس کا سامنا　　صاحب فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدرِ کمال اُس کا سمائے عز پر　　ہادئ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
رب افضال پہ ہادی کے دُرود اور سلام　　جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے　　گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ دُرود بھیجے اُن پر جنکو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر

محمد علی بن حسین ۱۳۱۰

تقریظ

جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولانا جمال بن محمد بن حسین

"اللہ تعالیٰ انہیں ہر نقص سے منزہ رکھے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور ان کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لئے سیدھی راہ کا ہادی کیا اور

---

۱ غلت و غلط بمعنی واحد اور زیادہ استعمال غلت غلطی حساب میں ہے۔ ۱۲ مترجم

ان کے دین محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے بد بختوں کی اندھیریوں کو دور کرتے ہیں اور دُرُود و سلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔

بعد حمد و صلوۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا۔ جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں جس نے انہیں صریح رُسوائی کا مستحق کر دیا۔ اور وہ (انہیں اللہ رسوا کرے) غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرف علی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں۔ جو کھلے کفر و گمراہی والے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولا احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزاء عطا فرمائے۔ کہ اِس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں ان کا رد لکھا۔ شریعت روشن کی حمایت کرتا ہوا اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ اور اِس کے حسبِ مُراد اِسے خیر عطا فرمائے ایسا ہی کر اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل و اصحاب پر دُرُود بھیجے اِسے کہا اپنی زَبان سے اور لکھنے کا حکم دیا۔ بلاد حرم کے ایک مُدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔



تقریظ

جامع علوم منبع فہوم محیط علومِ نقلیہ مدرک فنونِ عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع و تواضع نادر روزگار مولانا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اس کے لئے جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ ﷺ کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیز ہائے قلم سے ملّتِ اسلام کی تایید کی اور ہر زمانہ میں اس کے حامی و مددگار مقرر فرمائے۔ جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اس کے حملے کو قوت دیتے ہیں۔ اور اس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں۔ اور اس کی راہ کشادہ کو روشن کرتے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مدد تازگی پاتی رہے گی۔ اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ حکمِ الٰہی پورا ہو۔

درود و سلام ان پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور ان کے آل و اصحاب پر جو گروہٗ الٰہی کے لئے رہنما ستارے ہیں اور گروہٗ شیطان زیاں کار کو مردود و مطرود کرنے والے ہیں۔

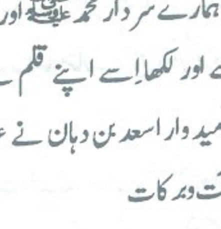
حمد و صلاۃ کے بعد میں اِس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کے مصنف نادر روزگار و خلاصہ لیل و نہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقل بے زبان چھوڑا۔ میر اسردار اور میری سند حضرت احمد رضا بریلوی اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اس کی تلوار کو قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اس کے نشانوں کو کشادہ کرے تو میں نے اِس رسالہ کو نُورانی شریعت کا

محکم قلعہ پایا۔ جو اِن دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ ان کے آگے راہ ہے نہ پیچھے، اور بے دینوں کے شبہے اس کے سامنے ٹھہرنے کو اُٹھ نہیں سکتے کہ وہ اس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اِس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغِ برہنہ سے ان کے سر نیچے کئے گئے اور عقلا میں ان کی رسوائی مشہور ہوئی یہاں تک کہ اِن لوگوں کا مُرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہو گیا۔ وہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہو گیا کہ وہ اس دین صحیح سے بالکل نکل گئے ان لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر عُلما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی کرنا چاہیے تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی ہمیشہ اس کے دنوں کی روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اس کا دروازہ کعبہ مرادات و مقاصد رہے جب تک کہ کوئی مدح کرنے والے اس کی مداح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کہ کوئی اعلان کرنے والا اس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر دُرود و سلام بھیجے کہا اِسے اپنی زبان سے اور لکھا اِسے اپنے قلم سے

طالبِ علموں کے خادم بخشش کے اُمیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات

الدہان السعد
راجی الغفران



تقریظ

فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائی حساب وکتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کئے جن کو اپنی خدمت میں توفیق بخشی اور بے دینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے ان کی تائید کی۔

اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا۔ اور ان کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھادی تو یقین کا نُور آنکھوں دیکھا روشن ہو گیا۔

حمد وصلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سُوال ہے زمانہ کُفر صریح کی بچ والے ہیں۔ دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام ان کی گردنیں مارے [1] اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] جان لیجئے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ ہے اور لوگ جو سلاطین وحکام کے سوا ہیں ان کا فرض فقط زبان سے اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا ہے اور کام حکام تک پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کے بوتے بھر بلکہ حقیقتاً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں مصرح ارشاد فرمایا ہے کہ جس مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کر دے اسے بادشاہ سزا دے۔ جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو ان کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا۔ کیونکہ مرتد کے قتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو اور اپنے نفس مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کیلئے پیش کرنا ہے۔

سیدنا عمر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا۔ ارشاد کیا رسول ﷺ نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ عزوجل کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے۔ ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا

تو اس بات کیلئے آپ خوب ہوشیار رہے کہ جہاں کہیں اس رسالہ میں یہ احکام واقع ہوئے ہیں خاص بادشاہان زمانہ وحکام ہی کیلئے ہیں۔ چنانچہ انہی تقاریظ میں چند علمائے کرام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ ۱۲

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رُسوائی دے اور اُن کا ٹھکانا دوزخ کرے۔
الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان سرکش کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی۔ اور اسے تو نے اس قابل کیا کہ سیدِ عالم ﷺ جس دین کی طرف بُلاتے ہیں اس کے مخالفوں کو دفع کرے یو ہیں اس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے بالخصوص عالمان کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامہ زماں یکتائے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سیدِ عالم ﷺ کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اس کی حفاظت کرے۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رَحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب پر دُرُود و سلام بھیجے اسے اپنی زَبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبد الرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے



تقریظ

اُن فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکہ مُعظّمہ میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس مولانا محمد یوسف افغانی قُرآنِ عظیم کے صدقے میں اِن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تُجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہو اور تیرا شکر کرتا ہوں اس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہو اور میں دُرُود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد ﷺ تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین و آسمان والوں سب کے خلاصے خلاصے اور ان کے آل واصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کی عمدہ ہیں اور ان سب پر جو نکوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن سے۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستون روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے۔ مولٰنا حضرت احمد رضؔا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے۔ اور شریعت کی حمایت کے لئے اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ رکھے اور اسکی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اسے پایا کہ اس نے ان مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھادیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہیں مانتا۔ مگر اپنے نُور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور بیشک اس رسالہ میں حکمت اور دوٹوک بات امانت رکھی گئی۔ اس

لئے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ پر انکار کرے اس کا کیا اعتبار کہ اسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد ۔

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سُورج   بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہو گئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاک ہو خدا ان کے اعمال برباد کرے یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کر دئے اور آنکھیں اندھی ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے ہمیں اور اس کو حسن وخوبی دیدارِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرائے سارے جہان کے مالک۔

اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد

کرتا ہوا اضعف ترین مخلوق خدا طالب علموں کے خادم محمد

یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اسے آرزووں کو پہنچائے۔

تقریظ

صاحبِ فضیلت ووجاہتِ اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مُدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی بہ مددِ الٰہی عزوجل ہمیشہ محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُسی کے لئے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اور اس کے نشان قائم فرمائے کمینوں کی عمارت ہلادی اور ان کے پانسے اوندھے کر دئے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کو دروازۂ نبوت بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے، سب عیبوں اور ان کی بری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند وبالا ہے ان باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا، اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور ان کی شفاعت مقبول ہے اور انہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے۔ علیہم الصّلاۃ والسلام

حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے ربِ لطیف کے لُطف کا اُمیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے موید اور ایسی حجتوں سے جو قُرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہیں۔ گویا وہ بے دینوں کے دل میں بھالے ہیں۔ میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر، فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشان سید الانبیاء ﷺ کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار صحیح دلیلیں لایا جن میں علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ حق ودین کی مدد کرنے اور بددینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولینا مولوی حضرت محمد احمد رضا خاں اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مُسلمانوں کو اس کی درازئ عمر سے نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر کچھ شک نہیں کہ یہ طائفے صراحتہً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو ان پر کُفر کا حکم لگایا جائیگا تو سُلطانِ اِسلام پر (کہ اللہ اس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغ عدل سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے) جیسے یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے دہریئے بے دین ہیں واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور ان کے اقوال وافعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعت روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی

ہے کہ رات بھی دن ہو رہی ہے اور اس کا دن بھی روشنی میں اس کی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بچے مگر جو ہلاک ہوا نیز سُلطانِ اسلام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کی جڑ کاٹنے کے لئے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لئے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور ان افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سُلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بے شک امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل [1] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ سخت تر ہے اس لئے کہ کُھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام برا ہے۔ تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کر سکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں، اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو ان کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انہوں نے خوب بنایا ہے اور ان کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اسے پورے طور نہیں جانتے بلکہ اس پر مطلع ہی نہیں ہوتے اس لئے کہ وہ قرآئن جن سے اس کا باطن پہچانا جائے ان تک ان کی رسائی نہیں تو انِ کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اِس کے سبب انہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو بدمذہبیاں اور چُھپے کُفر ان سے سنتے ہیں اِسے قبول کر لیتے ہیں۔ اور حق سمجھ کر اس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ ان کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اس فساد عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک کا قتل ہزار کافر [2] کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہب لدنیہ میں ہے کہ جو نبی ﷺ کی شان گھٹائے قتل کیا جائے تو اس کا کیا حال ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ و نبی ﷺ کو عیب لگائے؟ وہ

---

[1] یہ خاص سلطان اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گزری ۱۲۔

[2] اوپر کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہ یہ (حکم قتل) بادشاہ اسلام کے سوا کسی کو نہیں ۱۲۔

بدرجہ اولیٰ سزائے موت کا مستحق ہے! تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے فریاد ہے الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق دِکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر، بعد اِس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رَحمت دی بے شک تو ہی ہے، بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خُوشنُودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا یہ ہے وہ جو اپنی زَبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے رب خالق کے اُمیدوار معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکہ مُعظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے اللہ ان دونوں کے گناہ بخشے اور اس کا مددگار و معین ہو احمد کرتا ہوا اور دُرُود و سلام بھیجتا ہوا۔



تقریظ

عالِم باعمل فاضلِ کامل مولانا محمد بن یُوسف خیاط اللہ اِنہیں راہِ راست پر قائم رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے لئے حمد ہے اور دُرُود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد ﷺ جو پایا جائے ان اقسام میں سے۔ جن کا حال حضرت فاضل مئولف احمد رَضا خاں نے کہ اللہ اس کی کوشش قبول کرے۔ اس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہونگی جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے

سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اِن شہروں میں یہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے اِس لئے کہ وہ خود مسلمان نہیں ہر مسلمان پر ان سے دور رہنا فرض ہے۔ جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دُور رہتا ہے۔ اور مُسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجا لائے۔ جس طرح حضرت مئولف فاضل نے کیا اللہ ان کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول ﷺ کے نزدیک مئولف مذکور کو بڑا اقتدار ہے۔ واللہ اعلم راقم حقیر محمد بن یُوسُف خیاط

محمد یوسف
۱۳۲۳

تقریظ

حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ سب چھوٹوں بڑوں پر اِن کا فیض رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور ان پر جو ہمارے لئے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں دُرُود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علما پر تیری رِضا ہو جو خدمتِ شریعت پر بے مثل قائم کئے گئے ہوئے ہیں۔

حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں کا چاند چمکاتا

ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مئولف کتاب مذکورہ
جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اس میں بد مذہبوں کا فروں گمراہوں کا ایسا ذکر کیا جو
انہیں کافی ہے جن کو دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے اِنکار نہیں۔ اور وہ امام احمد رضا
خاں ہے اس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظرِ تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور
سرداراِن کفر وبد مذہبی و گمراہی کے نام بیان کئے مَعَ ان فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں
کے جنہیں وہ اختیار کر کے کُھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک ان پر وبال ہے
اور بیشک مئولف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی۔ تو اللہ
(عَزَّوَجَلَّ) اِس کی کوشش قبول کرے اور بدینوں کی جڑ اکھڑنے کے لئے یقینی حجتوں سے
اِس کی مدد کرے۔ صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد ﷺ کی وجاہت کا اللہ تعالیٰ ان پر اور ان
کے آل و اصحاب پر دُرُود بھیجے۔ قبول فرمائے سارے
جہان کے پروردگار اِسے لکھا اپنے رب سے عفو و فضل کے
اُمیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۶

تقریظ

فاضل کامل نیکو خصائل صاحبِ فیضِ یزدانی مولانا حضرت عبد الکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور دُرُود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر

حمد وصلاۃ کے بعد معلوم کہ یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے میں سے بال جیسا

نبی امین ﷺ نے فرمایا۔ اور جیسے کہ اِس رسالۂ مسطورہ کے مصنف نے تصریح کی بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطان اسلام پر [1] کہ سزا دینے کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے۔ اِن کا قتل واجب ہے۔ بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اِن پر اور اِن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت اور جو انہیں ان کی بد اطواریوں پر مخذول کرے اس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحمَت و برکت اِسے سمجھ لو اور اللہ دُرُود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل واصحاب سب پر مسجد حرام شریف میں علم کا خادِم عبد الکریم داغستانی نے

عبد الکریم الناجی

تقریظ

اُن کی کہ سر چشمہ ء ایمان یمنی سے پانی پیئے ہیں فاضلِ کامِل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنّیتوں سے محفوظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسبِ مُراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار انہوں نے اپنے دوش ہمت پر اُٹھائے تھے ادا کر دئے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو ان موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمتِ فضل میں ان کے ساتھ حصہ دے اور ہم دُرود و سلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے اَحکام سکھائے اور عُلوم

---

[1] وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہ اسلام ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت دے اور تا بروز قیامت اس کی مدد نصرت فرمائے رہے عام مسلمین تو ان کے لئے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلاتا ہے کہ اللہ عزوجل ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر ۱۲۔

دئے اور جامع و مختصر کلمے دئے گئے اور اُن کی مُبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روزِ قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔

حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اِن عظیم نعمتوں سے جن کے میدانِ شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت امام دریابلند ہمت برکت تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّی بہ **احمد رضا خاں** کو مقرر فرمایا کہ اِن مُرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لئے کہ کوئی عقل والا ان لوگوں کے مُرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔ اللہ تعالٰی اس مصنف کا توشہ پرہیز گاری کرے اور مجھے اور اِسے بہشت اور اِس سے زیادہ نعمت عطا کرے۔ اور حسبِ مُراد اِسے بھلائیاں دے ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لکھا اِسے کمترین خلائق بلکہ در حقیقت ناچیز اپنے رب کی رَحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے اللہ اِس کی اور اِس کے والدین اور اُستادوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہی کر۔



تقریظ

اُن فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں روکنے والے باز رکھنے والے سب برائیوں سے مولانا حضرت حامد احمد محمد جداوی ہر بد ذہن و گمراہ کے شر سے **محفوظ** رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اللہ تعالٰی ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے سب

خوبیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے اِمکان اور مخلوقات و مُمکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورت منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اِن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں اور دُرُوْدو سلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اِن کا علم زیادہ وسیع اور حسن صورت و حسن سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اِن پر نُبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین (ﷺ) ہیں جیسا کہ یہ دین کی ان ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں ہمارے سردار و مولیٰ محمد ﷺ ابن عبد اللہ کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح بن مریم کی زَبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حُضور کے آل واصحاب اور ان کے پیروں اور جو اہلِسُنّت و جماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر دُرُود بھیجے یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں۔ سن لو اللہ ہی کے گروہ مُراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زَبانوں اور قلموں کو اِن کے سینوں میں بھا لیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے قُرآن پڑھتے ہیں اِن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں۔ سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاںکار ہیں۔

بعد حمد و صلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ المعتمد المستند کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہ صواب پانے کی لڑی میں اس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل سُمندرِ محبوب و مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولانا حضرت احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان میں اس کے عُلوم اور تصنیفات سے نفع بخشے یہ نمونہ دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ

ہے اور ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نُور پر نگاہ نہ ٹھہرے اقوال باطلہ کا سر کوب اور شبہات اہل کجی کی اندھیریوں کو مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم بالکل نیست ونابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ اپنی اس مبحث میں عطر ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی اس لئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی گندگیوں میں لتھڑا یعنی اِن کفری عقائد نو پیدا کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اِسی لائق ہو گا کہ اِسے کافر کہا جائے اور اِس سے ہر شخص یہاں تک کہ کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے اس لئے کہ وہ کبیرہ سے بد تر کبیرہ ہے اور زنہار کہ ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے زیادہ ذلیل ہے تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ اِسے سمجھائے اور اِس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں ہو کہ جسے خدا (عَزَّوَجَلَّ) ذلیل کرے اِسے کون عزّت دے تو اس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت اچھی طرح اِس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کرلے تو فبہا ورنہ حاکمِ اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو اِنہیں قتل کرے [1] اور جتھا بندھے ہیں تو فوج بھیج کر اس سے لڑے اور ان کا ٹھکانا ٹھیک جہنّم میں ہے سُنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ اور کفری بد مذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوع جہاد ہے اور حق سُبحٰنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوششیں کریں انہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کے ساتھ ہے پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد حامد

---

[1] یہ احکام تو سلطان اسلام کیلئے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوج اسلام بھیجے اور علماء و عوام کیلئے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے ان کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ۔ الی آخرہ۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیقات بحار مدینہ(۱۳۲۵ھ)

تقریظ

تاج مفتیان چراغ اہلِ اتقان مدینہ با امن و صفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سُنّت کے مددگار مولانا مفتی تاج الدین الیاس "ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رَحمت بخش، بے شک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول علیہ السلام کے پیرو ہوئے۔ تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں لکھ لے پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر اَزل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات و صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تو نے ہماری طرف اِن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں۔ ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ علیہ السلام ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کر دیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے تو ہم ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی۔ اور ان کی تعظیم کی اور ان کے دین کی مدد کی تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے

رب ہمارے درود و سلام بھیج ان پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے ایسی درود جو اس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے ان پر بھیجی جائے ایسے ہی سلام وبرکت بھیج ان پر اور ان کے آل و علاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں ان کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو ان سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکو کاروں کو ملیں اور ان سب ثوابوں سے زیادہ ثواب جو متقیوں کو عطا ہوں۔

بعد حمد وصلاۃ میں مطلع ہوا اس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خاں نے کہ علمائے ہند سے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ثواب کو بسیاری دے اور اس کا انجام خیر کرے۔ ان گروہوں کے رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور وہ گمراہ فرقے جو زندیقوں بیدینوں میں سے ہیں اور ان پر جو ان کے حق میں اپنی کتاب المعتمد المستند میں فتویٰ دیا۔ تو میں نے اسے پایا کہ اس باب میں یکتا ہے۔ اور اپنی حقانیت میں کھرا۔ تو اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزاء عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے۔ یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب شبہے مٹا دے۔ اور امت محمد یہ علیہ صلی اللہ میں اس جیسے اور اس کی مانند اور اس کے شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہی کر۔ راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفےٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ منورہ غفر لہ



تقریظ

عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع وماویٰ فاضل ربانی مولینا عثمان بن عبدالسلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو ساری خوبیاں بعد حمد وصلاۃ بے شک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بے شک اس گروہ خارج از دین کا فرفسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کے لئے فریادرسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں ظاہر کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ ولچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن وسر کوب دلیل پائے گا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے ؟ جسے وہابیہ کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے۔ اور دین سے دوسرا نکلنے والا نشان الوہیت ورسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے شفا دی اور کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں۔ کیونکہ ان پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے اس

لئے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں وہ اور جو ان کی چال پر ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے اور اِس میں اور اِس کی اولاد میں برکت رکھے اور اِسے اُن میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے۔

عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶

راقم اپنے ربِ قدیر کے عفو کا محتاج عثمان بن عبد السلام

داغستانی سابق مفتی مدینہ منورہ عفا اللہ عنہ

تقریظ

فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزّتوں والے پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالیکہ صاحب الہام ملکی سید شریف سردار مولانا سید احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رَحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی تائید اور اس کی مدد اور اس کی رِضا سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اہلسُنّت وجماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ وسلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ چشمِ عالم کی پُتلی ہیں۔ جن کا کمال وجلال وشرف و فضل محقق ودائم ہے اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی بد مذہب ظاہر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے ان پر اپنی حجت ظاہر فرمادیتا ہے۔ جن کی حدیث ہے کہ جب بد مذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ (علیھم الرضوان) کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالِم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا

نہ کرے اُس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل (حدیث) جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی برائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اِسے کب پہچانے گے بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو لوگ اس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بہیقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انہوں ¹ نے اپنے دادا سے روایت کی اور ان کے آل واصحاب اور سب پیرووں پر کہ اہلِ سُنّت وجماعت مقلدین ائمہ اربع مجتہدین ہیں۔

بعد حمد صلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون بغور تمام دیکھا۔ جو حضرت جناب احمد رضا خان نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اسے درازئ عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو ان بری بد مذہبی والوں سے نقل کیں صریح کُفر ہیں۔ اور جو اِن شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا۔ توبہ لینے کے بعد سلطان اسلام کے لئے اس کا خون حلال ہے۔ ²اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اِن کی زبان چباڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ اُنہوں نے شان الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالت عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا۔ اور اپنے استاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علماء جن کی زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین وحکام جن کے ہاتھ کو جزاوسزا میں کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ اِن لوگوں کی بد مذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے راحت پائیں۔ سن لو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے امان والے مکہ میں بھی ان شیطانوں کا ایک طائفہ ہے۔ تو عوام پر فرض ہے کہ ان سے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول

---

¹ یعنی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے والد ان کے دادا معویہ بن حیرہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ۱۲

² یا حکام وہاں تک کہ ان کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطان اسلام کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے۔ جیساکہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ ان کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے حکام پر سنان سے عوام پر ان کی محبت کے اجتناب سے۔ ۱۲

جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز انہیں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ ان کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا۔ کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سُوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بُلا لے اور ہمیں حسنِ نیت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم علما و فقرا حرم سیدِ عالم ﷺ میں مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سنی بندہ خدا اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے۔



حمد کرتا ہوا اور درود بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم و تکمیل کرتا ہوا۔

تقریظ

معظم علما و مکرم اہل کرم خزانہ علوم وکانِ فہوم علما میں صاحب پیری آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیض ملکوت مولانا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ مدد الٰہی سے ان کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو جو سارے جہان کا مالک اور دُرُود و سلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کے آل واصحاب سب پر اور ان پر جو نکوئی کے ساتھ ان کے پیرو ہیں قیامت تک۔

حمد صلاۃ کے بعد ان علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اس مقام میں قرار پائی وہی حق واضح ہے جس کا اعتقاد باجماع علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد

رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اسی کی طرف رجوع وباز گشت ہے۔ اس لئے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن خربوتی نے

ابراھیم بن خلیل خربوتی

تقریظ

نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت و دلائل خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل ان کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لئے وہ حمد ہے جس سے ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اس کے دامن کی پناہ لیں اور وہ درود و سلام کے پے درپے آتے رہیں۔ جب تک کہ صبح وشام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد ﷺ پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہو گی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور ان کی آل پر جنھوں نے ان کی روشنیوں سے نور حاصل اور ان کی باتیں اور ان کے کام سب حفظ کئے تو وہ اپنے پچھلوں کے لئے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی ﷺ میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں اور اسی ذریعہ سے اس شریعت روشن کے ساتھ مخالفت مخصوص ہوئی جس طرح ان کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گرو غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔

حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اسے اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اسے نہایت نیز فہم عطا کر کے مدد دی۔ تو جب شبہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے۔ تو اس طریقہ سے شریعت مطہرہ تغییر و تبدیل سے محفوظ ہو گئی۔ قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علماء پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اس نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں ان کجی والے مُرتدوں کا خوب کھرا رد کیا۔ جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجے۔ کہا اِسے اپنی زبان سے اور لکھا اِسے قلم سے۔



اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل

نے اللہ تعالیٰ اس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

تقریظ

فاضل جلیل عالم عقیل شعاع آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولانا محمد بن احمد عمری "ہمیشہ عیش خوشگوار سر سبز و شاداب میں رہیں"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو مالک سارے جہان کا اور دُرُود و سلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے اِمام ﷺ اور اُن کے اچھے پیرووں پر قیامت تک۔

حمد و صلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا۔ اِس کے رسالہ پر جو عالِم علامہ ہے، مُرشدِ محقق، کثیر

الفہم، عرفان و معرفت والا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستادِ دین کا نشان و ستون اور فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔ اور اس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے۔ تو میں نے اس رسالہ کو پایا۔ مطلبوں کو پورا کرنے والا۔ مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا۔ جس میں ہر صادر و وارِد کے لئے آب شیریں ہے جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ کر کے انہیں جڑ سے کاٹ دیا۔ دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی ﷺ کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اس کا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین ﷺ جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں، کہا اِسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دُعا کے امیدوار محمد بن احمد العمری نے حرم نبی ﷺ میں علم کا ایک طالب ہے۔



تقریظ

محمد سید شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزوشرف مستغنی عن المدح حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ "اللہ تعالیٰ اس سختی کے دن میں ان دونوں کے ساتھ اپنی رِضا کا معاملہ فرمائے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تُجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شُمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے

تجھ سے تیری ہی طرف دُرُود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں۔ اور ان کے آل واصحاب پر کہ اُمت کے رہنما ہیں جب تک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔

حمد وصلاۃ کے بعد دعائے براوران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کُن کے میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اسے صواب وہدایت کی پوشاک جمال وجلال میں ناز کرتا پایا کہ بد مذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لئے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لئے کہ وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ وسند ہے۔ اِس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کر دیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بہک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالا ہمت ہے۔ خبر دار صاحب عقل صاحب و جاہت و جلالت ہے، یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام اللہ تعالیٰ مجھے اور اِسے ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ اور مجھے اور اِسے حسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسنِ خاتمہ روزی کرے ان کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں ان پر اوران کے آل واصحاب پر سب سے بہتر دُرُود اور سب سے کامل تر سلام تحریر تاریخ ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجدِ سرورِ عالم ﷺ علم ودلائل الخیرات کا خادِم عباس رضوان

یفضل بارہ
بید خلل الجنان
عباس ابن السید
محمد رضوان

تقریظ

فاضلِ کاملُ العقل یکی از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ سُتھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ منبت مولانا عمُر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے زمین و آسمان بنایا۔ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور دُرُود و سلام ہمارے سردار محمد ﷺ ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیامِ قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اِسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بعدت قائم رہے گا۔ اِنہیں نقصان نہ دے گا۔ جو ان کا خلاف کرے گا اور ان کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور ان کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔

بعد حمد و صلاۃ بے شک میں مطلع ہوا اور اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال اور اک عظیم فہم والا ہے۔ ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لئے ہے خوبی اس کے مصنف کی بیشک اس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایزادہ چیز کو دور کر دیا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول ﷺ اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی۔ کہا اِسے ہشتم ربیع الثانی میں عمُر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا سُنّی اشعری ہے اور سرورِ عالم ﷺ کے شہر میں علم کا خدمتگار

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

تقریظ

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق وسزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی اور نصیحت قبول کرنے کے لئے اُن کے سینے کھول دیئے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے۔ اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ انہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اس پر عمل کرتے ہوئے اور درود و سلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا۔ اور ان پر اپنی واضح کتاب اُتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینی کا باطل کرنا تو اسے نبی ﷺ نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں۔ اور ان کی آل پر کہ رہنما ہے۔ اور ان کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ اور نکوئی کے ساتھ ان کے پیرووں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور ان سب مسلمانوں پر جو ان کے مقلد ہیں۔

حمد و صلاۃ کے بعد میں نے اپنی نظر کو جولان دیا حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ عُلوم کا کُشادہ کرنے والا ہے۔ اور ان میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیح شافی و تقریر کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اس میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان کے رد میں میں نے اِسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی توان

لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضل مذکورہ نے ذکر کیں۔ قادیانی کا دعویٔ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی ﷺ کی تنقیص کرنا۔ تو کچھ شک نہیں کہ وہ کُفار ہیں۔ اور جو قتل کا اِختیار رکھتے ہیں [1]۔ اِن پر واجب ہے کہ اِن کو سزائے موت دیں کہا اِسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجدِ نبوی ﷺ میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان المحرسی ۱۳۱۰

تقریظ

فاضلِ کاملِ عالمِ باعمل بدوں کی بُرائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں اِن کو چُھپائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو اور دُرُود و سلام خدا کے رسول ﷺ اور اُن کے آل واصحاب اور ان کے سب دوستوں پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اِس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت احمد رضا خاں تو میں نے اِسے پایا عقلمندوں کے لئے سحر جلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیئے ہوئے کے لئے تریاق اور بیشک اس کی بات سچی ہے اور اس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اس کی طبیعتِ ثانیہ ہو جائے تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے اِسے لکھا گُناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ نے۔

السید محمد الحبیب الدیداوی

---

[1] یعنی سلاطین اسلام۔ ۱۲

تقریظ

ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری و ساری ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس "اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے اور دُرُود و سلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن پر جنہوں نے اُن کی گفتار و کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رُسولوں پر اُن سب کے تمام آل و اصحاب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب نیک بندوں پر۔

حمد و صلاۃ کے بعد میں اِس رسالہ پر مطلع ہوا۔ جو کجی والے کافروں گمراہوں کی رَدّ میں ہے۔ جِسے عالم فاضل اِنسانِ کامل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف کیا۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس کا حال اور کام اچھا کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر تو میں نے اِسے پایا کہ ان کجرووں بدینوں کے رَدّ میں شافی و کافی ہے۔ جنہوں نے خود اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رب العلمین کے رسول ﷺ پر زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نُور کا پورا کرنا۔ پڑے برا مانا کریں کافر یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی اور یہ لوگ اپنی خواہشِ نفسانی کے پیچھے ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اِن کی نظروں میں اِن کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں راہِ حق سے روک دیا۔ کہ وہ ہدایت نہیں پاتے اور اب جانا چاہتے ہیں کہ کس پلٹے پر پلٹا کھائیں گے کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح و مشہور و صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ اِس کے مئولف کو اِس بہترین اُمت سے نہایت کامل جزاء عطا فرمائے اور اِسے اور جتنے لوگ اِس کی پناہ میں ہیں۔ اِنہیں اپنے پاس قُرب بخشے اور اِس سے سُنّت کو قوت دے اور بدعت کو ڈھائے اور اُمتِ محمد ﷺ کے لئے اس کا نفع ہمیشہ رکھے اے اللہ ایسا ہی کر اسے لکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ خالق عالم کے محتاج محمد بن سوسی خیاری نے کہ علم شریعت کا خادم ہے۔

محمد
السوسی
الخیاری

برکاتِ مدینہ

از عمدۂ شافیعہ (۲۵ _ ۱۳ھ)

تقریظ

جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آباو اجداد سے وارثِ علم و شرف محقق صاحبِ ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مُفتی مولانا سید شریف احمد برزنجی" ان کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی و صفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز اس جیسی نہیں وہی سنتا اور دیکھتا اس کا کلام قدیم سچ وخالص یقین۔ ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرمادینے والا اور صریح حق ہے اور سب سے بہتر دُرُود و سلام اور سب سے کامل تر رَحمت وبرکت و تعظیم ہمارے سردار ومولیٰ محمد ﷺ پر جن کو اُن کے رب ۔نے تمام جہان ۔سے چُن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا۔ اور اُن پر قرآنِ عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کوراہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے حکمت والے سراہے گئے کا اُتارا ہوا اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا

احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور انہیں اِتنے غیبوں کے علم دیئے۔ جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں۔ ذات میں بھی صفات میں بھی اور عقل و علم و عمل میں بلا خوف تمام جہان سے کامل تر ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرمادیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیامِ قیامت تک منسوخ نہ ہو گی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مددِ الٰہی نے دشمنوں پر جن کی تائید فرمائی۔ یہاں تک کہ وہی غالب ہوئے۔

حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے۔ سید احمد بن سید اسماعیل حُسینی برزنجی کہ سرورِ عالم ﷺ کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مُفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر صاحبِ تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزہین عالم اہلِ سُنّت و جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور سربلندی ہمیشہ رکھے میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر واقف ہوا۔ تو میں نے اِسے مضبوطی اور پرکھ کے اعلیٰ درجے پر پایا۔ اِس کے سبب آپ نے مُسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف وہ چیز ہٹادی اور اِس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین کی خیر خواہی کی اور آپ نے اِس میں حق کی ٹھیک دلیلوں سے ثبوت دیا۔ اور اِس میں آپ نے رسول ﷺ کے اِس اِرشاد کی تعمیل کی کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے پسند آیا۔ کہ اس کی جولانگاہ میں میں بھی اِس کا ساتھ دوں اور اِس کے بیانِ روشن کے میدان میں بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا شریک ہو جاؤں اس اچھے حصہ میں جو اس نے اپنے لئے واجب کر لیا۔ اور اِس اجر اور عمدہ ثواب میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ ہے تو میں کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کئے کہ مثیلِ مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور بہترے انبیاء سے اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے سوا باطل باتیں جنہیں سُنتے ہی کان پھینک دیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے نفرتیں کریں تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور بلاشبہ دجالوں میں سے ایک ہے اللہ تعالیٰ نہ اُس کا علم قبول

کرے نہ عمل نہ کوئی قول نہ فرض نہ نفل اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی روشن آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رحمت اور ثواب کا اُمیدوار ہو کہ اِس سے اور اس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اس سے ایسا بھاگے جیسا شیر اور جُذامی سے بھاگتا ہے اِس واسطے کہ اِس کے پاس پھٹکنا سرایت کر جانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلاو نحوست ہے اور جو کوئی اِس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اِس لئے کہ دین سے بالضروۃ متیقن ہے۔ اور تمام اُمت اسلام کا اول سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی ﷺ سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ ان کے زمانہ میں کسی شخص کے لئے نئی نُبوت مُمکن نہ اُن کے بعد اور جو اس کا اِدعا کرے وہ بے شبہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ اگر حُضُورِ اقدس ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حُضُور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو۔ تو اس سے خاتمیتِ مُحمدیہ (ﷺ) میں کوئی فرق نہ آئے گا الخ۔

تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی ﷺ کے بعد کسی کو نُبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے۔ وہ باجماع علمائے اُمت کافر ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک زیاں کار اور اُن لوگوں پر اور جو ان کی اِس بات پر راضی ہوا اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے قیامت تک اگر تائب نہ ہوں اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے، جس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے۔ اللہ نہایت بُلند ہے۔ اُن کی باتوں سے تو کوئی شبہ نہیں کہ جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اس کا کفر دین کی ان بدیہی باتوں سے ہے جو خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اسے کافر نہ کہے وہ کُفر میں اِس کا شریک ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وقوعِ

کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہو گا جو نبی ﷺ اور اُن سے اَگلے انبیاء و مرسلین پر اُتاری گئیں کہ اِس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اُتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ اِن میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحت ایماں کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے ساتھ اِن سب خبروں کی تصدیق کی جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں سے فرماتا ہے۔

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اتار گیا ابراہیم و اسمٰعیل واسحاق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اس پر جو کچھ عطا کئے گئے۔ موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ نبی اپنے رب کے پاس سے دیئے گئے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے حُضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود و نصاریٰ وغیرہم تُمھارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے۔ جب تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں۔ تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اِن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے اور جاننے والا۔

اور اس لئے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہو گا اور انبیاء علیہم الصّلوۃ والسلام کے جھٹلانے والے کے کُفر میں کوئی شک نہیں اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے معجزات عطا فرما کر ان کی تصدیق فرمائی۔ کسی شئے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی۔ وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہارِ معجزہ فعل الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جدا ہو گئیں جیسا کہ صاحب مواقف نے اس کی توضیح کی اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکان کذب میں جس سے اللہ پاک وبرتر اور بہت بلند ہے۔ اس کی سندلی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے ان کی یہ سند باطل ہے اِس لئے کہ ہر

آیت یا نصِ شرعی کہ بعض گنہگاروں کے لئے کسی وعید پر مُشتمل ہو۔ اگر وہ وعید اِس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقتاً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود فرماتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک صفت بسیط ہے تو اس میں قید و مقید ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جُدائی نہیں اور اگر اِس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو اس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر ان میں جو مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مطلوب ہے اُن لوگوں کی باتوں پر اور وہ جو رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے۔ کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کو کونسی قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکورہ کا یہ کہنا دو درجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ اس میں اس کی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حُضُورِ اقدس ﷺ کا اور یہ صاف صاف حُضُورِ اقدس ﷺ کی شان گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اِس نے حُضُورِ سیدِ عالم ﷺ کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اِماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی ﷺ کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی کسی بات کو شرک و کفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔ اور وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا کہ آپ کی ذات مُقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اِس غیب سے مُراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض عُلوم غیبیہ مُراد ہیں۔ تو اِس میں حُضُور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھُلا ہوا کُفر ہے۔ بالاتفاق اس لئے کہ اس میں رشید

احمد کے اس قول سے بھی زیادہ رسول اللہ ﷺ کی تنقیص شان ہے تو بدرجۂ اولیٰ کُفر ہو گا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کے غضب اور لعنت کا موجب تو یہ لوگ اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں۔

(ترجمہ) کہ مَحبوب ﷺ! اِن سے فرمادیجئے۔ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد

یہ حکم ہے اُن فرقوں اور اُن شخصوں کا اگر اُن سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سُوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سیدِ عالم ﷺ کی سُنت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانہ وسیع جنت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ سرورِ انس وجان پر دُرُود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اِس کے لکھنے کا حکم دیا اِس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمعیل حُسینی برزنجی جو حُضُورِ اقدس ﷺ کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے۔



تقریظ

فاضل نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطان علم کے لئے بجائے وزیر مولانا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اُندلسی مَدنی تونسی اللہ تعالیٰ اِنہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان

کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ دُرُود بھیجے اپنے نبی ﷺ اور اپنے چُنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو عیب سے منزہ ہیں۔ جو ان کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مُستحق ہے۔ اور اُن کے آل واصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی ﷺ کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں۔ جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہو جائیں۔ یہ سب حُضورِ اقدس ﷺ کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔

حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اِس رسالۂ پُر نُور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں مجھے اِس سے سخت ہی اچنبا ہوا۔ کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مُراد کو پہنچ گیا۔ اور طرح طرح کے کفر اُن کے لئے گھڑے تو وہ اِن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اِن کُفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہو گئے تو وہ ہر اُونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود ربِ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں۔ جن پر یہ خطاب اُترا کہ "بے شک تم عظیم خلق پر ہو" نیز میں نے وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اِن باطل اقوال کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے ان باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ وبرباد گئیں۔ جن کا نام ونشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب ومنقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ ستھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے۔ ہمارے شیخ اور استاذ سید احمد برزنجی شریف اللہ تعالیٰ ان سب کو سب سے بہتر جزاء عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسان

کثیر نہایت کامل بخشے تو اب مجھ جیسے کے لئے کیا کہنے کے لئے رہ گیا ہے کہ مردان میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت میں چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سُواروں کی تیز گامی سے دور ہوں اور میں نے اُمید کی کہ اِن مردان میداں کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور ان لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنھوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی اور اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکورہ کی پیروی راہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کے اجر دوچند کرے اس تنقیح میں جو اُنہوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کُلّیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعد شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا ان کے اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے اِن جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ ان پر افزونی کی جگہ ہے نہ اِس میں شک و شبہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اِتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں اور اللہ تعالیٰ ہدایت کا مالک ہے۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نُبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال [ل]۔

امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مُرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ

اور ابن رشید نے اِسے ظاہر بتایا۔ اور ابوالمودو خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سُلطانِ اِسلام ایسے شخص کو بے توبہ لئے قتل کر دے جبکہ یہ دعویٰ پوشیدہ کرتا ہو نہ جبکہ

[ل] بارہا گزر چکا کہ ائمہ یہ احکام سلطان کیلئے ذکر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت دے اس لئے کسی کو قتل کرنا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ کیلئے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ ان کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پہ یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ (عزوجل) توفیق دینے والا ہے۔ ۱۲

اعلان کرے اور مختصر میں ان چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی ﷺ کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی ﷺ کی بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضورِ اقدس ﷺ کی طرف نقص کی نسبت کرے حضور ﷺ کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں یا حضور ﷺ کو برا کہنے اور تنقیص کا نشان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور ﷺ کو گالی دینے والا ہے ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام انہیں قتل کرے ابو بکر المنذر نے کہا کہ عام علماء کا جماع ہے کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے۔ یا ان کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام اُمت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت ہے ؎ اور جو اِس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اور امام مالک کے نصوص جو ان سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کئے ان سے عمدہ ترین کتب مذہب مثل کتاب ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں کہ جو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور ﷺ کی تنقیصِ شان کرے اس کا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کر دے گا ؎ اور اس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ داخل ہے کہ نبی ﷺ کے لئے جو بات لازم ہے اس کا انکار کرے جس میں ان کا نقص شان ہو جیسے ان کے مرتبہ یا شرف نسب یا وفورِ علم یا زُہد میں سے کچھ گھٹائے۔ تو اس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل کرے ؎ پھر فرمایا معلوم رہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شانِ اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور

؎ ؎ ؎ یہ سب سلطان اسلام کیلئے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔ ۱۲

جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اس حال میں بھی اس کا قتل کیا جانا بر بنائے سزا ہے نہ بر بنائے کُفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حقوق العباد سے متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہذا اس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اسے نفع نہ دیگا خواہ اس پر قابو پانے کے بعد اس نے توبہ کی یا قبل اس کے قابسی نے کہا کہ تنقیص شان کرنے پر قتل کیا جائے گا ۹۴۔ اگرچہ توبہ ظاہر کرے۔ اس لئے کہ یہ تو سزا ہے اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا امام ابن سحنون نے کہا اس کی توبہ اس سے قتل کو دفع نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے ہاں وہ معاملہ جو خاص اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اس میں اس کی توبہ نافع ہے اور امام عیاض نے اِسکی دلیل یہ بیان فرمائی کہ نبی ﷺ کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی امت کا تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے بندوں کے اور حقوق اور علامہ خلیل نے اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے۔ یا عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اس کے حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت کرے۔ یا اس کے مرتبہ یا علم یا زُہد میں سے کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت کرے جو اس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا۔ اور توبہ نہ لی جائے گی شارحین نے کہا حاکم کا صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اس حالت میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے مکر جائے۔ کہ میں نے ایسا کہا نہیں ورنہ بر بنائے کُفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی عیاض نے کلماتِ کُفر کے شُمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء علیہم الصّلاۃ والسلام کا کذب جائز مانے چاہے اپنے زعم میں اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہیں تو وہ باجماع اُمت کافر ہے ایسے ہی جو نبی ﷺ کے زمانہ میں یا حُضور ﷺ کے بعد کسی کو نُبوت ملنے کا اِدعا کرے یا اپنی نُبوت کا دعویٰ کرے یا کہے نُبوت کسب سے مل سکتی ہے علامہ خلیل نے فرمایا جو حُضور ﷺ کی نُبوت میں کسی کو شریک

---

۹۴ یہ سب سلطانِ اسلام کیلئے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔ ۱۲

ماننے یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ اِس لئے حضور ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لئے بھیجے گئے اور تمام اُمت نے اجماع کیا۔ کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مُراد ہے نہ اِس میں کوئی تاویل ہے۔ نہ تخصیص تو اِن سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رو سے اور اجماع کی رو سے اور قُرآن وحدیث کی رو سے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا۔ ؎

یہ فضلِ خاص سرورِ کونین کو دیا ؏ حق نے کہ اُن کو خاتم جُملہ رَسُل کیا

بعثت کو اُنکی عام کیا اُنکی شرع پاک ؏ زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں۔ اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری اُمت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب وابن سحنون اور ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبدالحکیم واصبغ و سحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کسی کو برا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا ہے کہ اُسے سزائے موت دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اعتقادات توحید وایمان ووحی کے بارے میں ہمیشہ پاک ومنزہ ہوتے ہیں اور وہ اِس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ اِن اُمور کے سوا ان کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم ویقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امور دین ودنیا کی معرفت وعلم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز نبی ﷺ کے معجزات سے ہے حضور ﷺ کا جاننا

غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے، سب کو اور یہ وہ سمندر ہے جس کی گہرائی معلوم نہیں ہو سکتی نہ اس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے اور یہ حضور علیہ السلام کا غیب جاننا حضور علیہ السلام کے معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ آیات میں نفی اس کی ہے کہ حضور علیہ السلام کا بغیر بتائے غیب کو جاننا رہا خدا کے بتائے سے حضور علیہ السلام کا غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسُولوں کے"

قاضی عضد الدین نے کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اس کی شرح میں کہا کہ خلفِ وعید جائز ہونے سے جو سند لے اس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں ان شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ از انجملہ یہ کہ عاصی اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے۔ ان شرطوں کے ساتھ وعید ہے تو وعید کے جتنے احکام ہیں معنی قضیہ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اِس حالت میں اُس پر عذاب ہو گا۔ تو اِن شروط عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اِس سے کذب لازم نہیں آتا یا یہ کہا جائے کہ اِن آیات سے مُراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے نہ حقیقۃً خبر دینا تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔ امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی کی تھی نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کیا وہ رب جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے بندے ہیں اور اُس کے پوجنے والے ہی نہ ہوئے الشریکی نے اپنی کتاب معیار میں ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے بد گوئی کی، اور اُس میں نبی علیہ السلام کا نام پاک لیا اور یہ کہ فقہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا

فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا امیر المومنین جب نبی کی تنقیصِ شان کی جائے تو پھر اُمت کی زندگی کیسی جو انبیاء کو برا کہے وہ قتل کیا جائے گا اور جو صحابہ کو برا کہے اُس کے لئے کوڑے ہیں اللہ تعالیٰ اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو وعدیں اُس نے اپنے عدل سے مقرر فرمائی ہیں۔ اُن سے ہمیں نجات بخشے۔ اُن کا صدقہ جو پیشی اور قیام کے دن شفاعت قُبول کئے گئے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے والے ہیں اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر دُرُود و سلام اور اُن کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک ان کے پیرووں پر

اِسے لکھا اس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے ربِ قدیر کی معافی کے محتاج ۔بندہ خدا احمد عزیز وزیر نے جس کے آباو اجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا ییں دفن ہو گا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

تقریظ

اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارک علم میں آمد ورفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس ''اللہ انہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے۔''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو اور دُرُود و سلام اُن پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل و

اصحاب و پیروان و گروہ پر۔

حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ ثابت و متحقق ہوا جو اُن کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرف علی تھانوی اور اِن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سُوال میں بیان ہوا۔ تو بے شک یہ اُن کے کُفر پر حکم کرتا ہے۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا اِن کو قتل کرنا اِن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے۔ منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں تاکہ ان کے شر کا مادہ جل جائے اور اُن کے کُفر کی جڑ کٹ جائے اِس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی روح اِسلامی دُنیا کی طرف سرایت نہ کرے اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لئے لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور اس کے راستے دُشوار گزار ہیں ہمارے سردار علماء راہِ تکفیر اس وقت چلے ہیں جبکہ نورِ ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجّتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ دُرُود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور اُن کی آل و اصحاب پر اس کے



لکھنے کا حکم دیا بندہ ضعیف عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی

نے کہ مسجدِ نبی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ
منقبت برا علحضرت

امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری مدظلہ العالی

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

دورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تو مجدد بن کے آیا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

تھرتھرائے کانپ اٹھے باغیانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
قہر بن کے اُن پہ چھایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

عِلم کا دریا ہوا ہے موجزن تحریر میں
جب قلم تو نے اٹھایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

خلق کو وہ فیض بخشا علم سے بس کیا کہوں
عِلم کا دریا بہایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

اے امام اہلسنت نائب شاہِ ہُدا!
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

فیض جاری رہے گا حشر تک تیرا امام
کام ہے وہ کر دکھایا اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

قبر پہ ہو بارشِ انوارِ حق تیری امام
ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

ہے بدرگاہ خدا عطارؔ عاجز کی دُعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

قُفلِ مدینہ ۹۲/۸۶

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی "دعوتِ اسلامی" کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے! اپنے شہر کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹیئے۔ کراچی میں سُنّتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہو جاتا ہے "دعوتِ اسلامی" کے سُنّتوں کی تربیّت کے لیے بے شُمار مَدَنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں